بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

Www.MadaariMedia.Com

گلدستہ

Www.MadaariMedia.Com

مطبع منشی نولکشور مین بزیور طبع مزین و مطبوع جہان ہوا

دم مدار بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہ ہند آمدہ قدردانِ سخن — بیفزود توقیر شانِ سخن

سر دگر دبیران بہ سوہان فکر — تراشندہ جوہر کانِ سخن

سخنورون کو مژدہ اور نوید ہو اور منشیون کو قدردانی کی
امید کہ جناب مستطاب معلی القاب حق پژوہ سلیمان شکوہ
فلک رفعت مہر طلعت جناب سر ولیم میور صاحب لفٹنٹ
گورنر بہادر و جناب مسٹر کیمسن صاحب مخاطب بخطاب

Www.MadaariMedia.Com

ایم اے یعنے افضل العلما ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی
دام اقبالہ و افضالہ نے رزولیوشن نمبری ۱۹۳۶ مورخہ ۱۹ اپریل
۱۸۶۹ء مندرجہ گزٹ اردو ۲۸ اپریل سے صدر حسب
فحوائے اشتہار نمبری ۱۴۷ الف مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۶۸ء
بحکم تالیف و تصنیف کتب مفید خلائق و صحف لائق اجرا فرمایا
اور ہر ناظم اور ناثر کے دل میں حوصلہ شعرگوئی اور سخن سنجی کا بڑھایا
درحقیقت یہ موقع طبع آزمائی ہے اور بلااشتباہ یہ ہنگام جوہر نمائی ہے چنانچہ
مجھ بندہ ہیچ میرز کشوری لعل خلف منشی ہنومان پرشاد قوم
کایست گور متوطن بلدہ خجستہ بنیاد الہ آباد منصف شہر قنوج نے بتعمیل ارشاد
واجب الانقیاد تدوین تواریخ شاہان قنوج کا ارادہ صادق کیا اور
تسطیر حالات رایان والاشان اور حکام عالی مقام اس شہر کا عزم واثق
ہر چند بوجہ کثرت کار سرکار انصرام اسکا دشوار اور نیز بباعث ضیق فرصت سر انجام
اسکا محض دور از کار تھا مگر چونکہ تعمیل احکام حکام کرام اور اتباع ارشاد اصحاب

عظام عموماً ہر خاص و عام اور خصوصاً توابع عقیدت التیام پر
ضرور ہے اور اغماض ایسے امر سفید الانام اور مرغوب الحکام
مین بعید از آئین عقل و شعور لہذا باجتماع کتب تواریخ راجہائے
ہندوستان و سلاطین والاشان مثل تواریخ فرشتہ
و منتخب التواریخ و تنقیح التواریخ و پوتھی قنوج مہاتم و آلکھنڈ
و تواریخ دہلی و تواریخ اجمیر و تواریخ روہیلکھنڈ و تواریخ اودہ و
تواریخ کشمیر و تواریخ اورنگ زیب عالمگیر و تواریخ جام جہان نما
و توزک جہانگیری و دیگر نسخ معتبرہ و کتب معتمدہ کی انتخاب
حالات سلاطین قنوج کرکے یہ نسخہ ابتدای دور کلجگ سے
سنہ ۱۸۶۹ عیسوی تک کہ چار ہزار نوسو بہتر سال ہوئے
بترتیب تحریر حالات خوب ترتیب دیا یقین کہ مطبوع طبایع حکام
ذوی الافہام ہو اور منظور خواطر اطہر خاص و عام گلدستہ قنوج
اس شگوفہ تازہ کا نام ہے اور اسکی ترتیب کا پانچ فقرہ

انقسام ہے **فصل اول** وقایع راجہ ہائے ہند
ابتدائی دور کلجگ سنہ ١١٩١ عیسوی عہد سلطنت راجہ ہاے
ہنود دار السلطنة قنوج **فصل دوم** وقائع سلاطین
اہل اسلام ابتداے سنہ ١١٩١ء لغایة سنہ ١٨٠٢ء **فصل سوم**
وقائع جہانداری وجہانبانی سرکار فلک اقتدار انگلشیہ بہادر
ابتداے سنہ ١٨٠٣ء لغایة سنہ ١٨٥٧ء زمانہ تاریک غدر تا حال
فصل چہارم حالات قنوج وعبارات زمان ماضیہ
راجہ ہای ہنود و اہل اسلام **فصل پنجم** تذکرہ اشیای
تجارت و متعلقات اوسکی مع خاتمہ

فصل اول

ابادی اس بلدہ قنوج کی قدیم بہت پورانی ہے
علماء اہل اسلام اس بلدہ کو قابیل خلف ارشدہ حضرت آدم
علیہ السلام سے نشان دیتے ہین اور علماء پنڈتان ہند
قرن اول آفرینش یعنی درست جگ سے دریافت اصلیت

قنوج مہاتم

دشوار ہے بہرحال اسمین شک نہین کہ اس بلدہ کی
آبادی بہت پورانی ہے الانام اس بلدہ کا ہمیشہ
تبدیل ہوتا آیا روایت ہی راجہ مہودہ دوست جگ مین
تخت نشین قنوج ہوا اوسکی نسل مین مدت تک قنوج
پایۂ تخت رہا اس قنوج کا نام ازروے تواریخ عہد راجہاے
ہنود اوس عہد مین مہودہ مشہور ہوا سہ بہ نظم و نسق
جہان جدوسعی وافی کے رعایا مفلس و نادار کو معاش
راجہ کوس ازروی قنوج مہاتم دور تریتا مین
راجہ رامچندر نے اپنی بیٹی کوس کو قنوج جاگیر مین دیا اور
خود پایۂ تخت اودہ اپنے باپ مین حکمران رہی راجہ کوس
نے کسر استھل سنسکرت مین مقام دارالحکومت کو کہتے ہین
راجہ گادہ ازروی قنوج مہاتم دور دواپر مین
راجہ گادہ نسل رامچندر چھتری سورج بنسی پایۂ تخت قنوج

کو کمال عدالت نوشیروانی اور فر وشوکت جہانبانی
سے رونق بخشی اور نام گادہ پور رکھا راجہ کی از روی
سنہ ۱۱۲۱ قبل مسیح قنوج مہاتم و دہلی مین ہزار یکسو اکیس سال
قبل ولادت مسیح شروع دور کلجگ اخیر دواپر مین
سمی راجہ کئی کہ سورج بنسی تھی کوئی اولاد راجہ کئی کی
بجز یک دختر کو پشت نہ تھی باپ نے اوس دختر کو کسی
برہمن سے منسوب کردیا اوس زمانہ مین ایسا رواج
تھا کہ چھتری کی لڑکی برہمن کو بیاہ دیتے تھے اور یہ مقام
جہیز مین دیا ہندی مین کنیان دختر کو اور کبج کوزہ پشت
کو کہتی ہین لہذا باعث لاولدی و بقای نام دختر
نام اس مقام کا کنیا کبج رکھا اب کثرت استعمال و قرب
مخرج سے قنوج مشہور ہوگیا راجہ کئی کی قطع نسل
ہوگئی کوئی باقی نہین رہا عہد سلطنت اہل اسلام

مین نام اسیکا بادشاہ اہل اسلام نے شاہ آباد عرف قنوج
رکھا عہد سلطنت اہل اسلام تک دفاتر سرکاری وفرامین
مین شاہ آباد عرف قنوج لکھا جاتا رہا جبسے عملداری
سرکار ابد پائدار ہوئی تب سے نام شاہ آباد مفقود ہوکر اصلی
نام اب قنوج مشہور ہی دو ہزار دو سو ستائیس برس
قبل مسیح اولاد مسیم سی پورب نامی آکر قنوج کو پایہ تخت قرار دیا
منتخب تواریخ — ۲۲۲۷ سنہ قبل مسیح
راجہ پورب دو ہزار دو سو ستائیس برس
قبل مسیح غرضکہ راجہ پورب کی چند محل سے اکتالیس بیٹے اٹھارہ بیٹی
پیدا ہوئی اور تھوڑے سے عرصہ مین اولاد واحفاد پورب بہت
ہوئی ہر ایک کو ممالک قنوج سی جاگیر پورب نی مقرر کیا وہ
اپنی جاگیرات پر پایۂ تخت سلطنت قنوج متسلط رہی اور
پورب نی بڑی بیٹی کو ولیعہد مقرر کیا اور پورب آکے
اسم کرشن فخر آدمین تخت نشین قنوج ہوا مگر واضح ہو کہ

یہ راجہ کرشن پسر بسدیو نہین ہی کرشن پسر پورب کا ہی

منتخب التواریخ

راجہ کرشن دوسو اکیس برس بعد کلجگ

۲۲۱ بعد کلجگ قبل مسیح ۲۸۵۹

راجہ اسیم کرشن عرف آدہین سے اپنی برادرانکو جو باپ سے
جاگیرات مقرر کردی تھی بدستور بحال رکھا اور برادران
و اولاد اونکی دلجوئی و خاطرداری راجہ ملحوظ رکھتے اور
برادران بھی اطاعت و فرمانبرداری راجہ کرشن ازبس
کرتے راجہ کرشن مرد عاقل و شجاع و فرزانہ و مردانہ تھا
ازبس عظیم الجثہ کہ تاب اسپ سواری اوسکی نرکھتا
اور شکار دوست تھا اکثر سواری فیل پر رکھتا
تبک نامی برہمن کہ فہم فراست و علم جہانبانی مین لاثانی
تھا اوسکو وزیر مقرر کیا راجہ کرشن کے چند رانیونسے
۳۲ بتیس بیٹے پیدا ہوئے چنانچہ راجہ نے ہر ایک اولادکو
علم و ہنر کی تعلیم و ترتیب فرمائی راٹھور لو چوہان و لوگ

وغیرہ نام رکھا کہ اوسی نام سے اب قوم چہتری مشہور
ہین ملک اودہ کو راجہ کرشن نے آباد کیا عہد راجہ کرشن مین
ملک ہندوستان کا پایۂ تخت قنوج تھا راجہ ہای ہندوستان
زیر فرمان راجہ کرشن تھے ملک ہندوستان بوجہ جمعیت
خوب آباد تھا و نظم و نسق قرار واقعی رہا زاید دو ہزار سی
قصبہ و قریات ہند مین راجہ نے آباد کیے بعد انتقال راجہ
کرشن کے پسر اولین اوسکا مسمی مہاراج بجای باپ
کے مسند آرای تخت قنوج ہوا اسے رکھا جہانکو بعدل و نصفت
و عدالت سی بہ مثایا نام جفا ثروت وایالت سی +

منتخب تواریخ ہند

عہد سلطنت مہاراج مہاراج پسر کرشن بہی مثل پدر
سنہ ۱۹۳۷ برس قبل مسیح ۲۷۷۰ بعد طوفان
بزرگوار سعی وافر امور سلطنت و خلافت و رعیت پروری
و افزونی زراعت مین کرتا برادران موافق وصیت
باپکے اطاعت مین مہاراج کی حاضر رہتی و جاگیرات

مین

مین فارغ البالی سے بسر اوقات کرتی کسیطرح کا بغض
و حسد نہ تھا اولاد مسمی اتبک وزیر بھی اپنے اپنے پیشہ
و معاش مقررۂ راجہ کرشن پر خورم و خوشحال تھے بلدہ
بھار کہ پورب مین ہے مہاراج نے آباد کیا اوسوقت مین
بیچ ولایت عجم کی عہد جمشید و فریدون کا تھا بادشاہان
عرب و عجم سی راجہ قنوج طریقہ محبت مرعی رکہتا آخر مسمی
اچھوا ایک بہائی راجہ کا راجہ سی آزردہ ہو کر خدمت مین
فریدون بادشاہ عجم کے گیا فریدون نے گرشاسپ
سپہ سالار کو معہ سپاہ رزم خواہ و جرار و اسطی مدد
اچھوا کے ہند کو روانہ کیا جسوقت گرشاسپ ہند مین
پہونچا بہت سا ملک ہند پایمالی مین برباد و خراب
گیا ہوا برابر مقابلہ مہاراج و اچھوا و گرشاسپ کی رہا
یہانتک کہ دس برس کا عرصہ گذر گیا ہموارہ جنگ

وجدل سے صورت ویرانی وخرابی وخونریزی ملک مین
تھی لاچار مہاراج نے اچھوا کو کچھ ملک دیکر راضی کیا و پیشکش
لائق ہمراہ گرشاسپ کی حضور مین فریدون کے ابلاغ
کیا پس چندے رعایا ملک ہند و نواح قنوج کو آسائش
ہوئی آخر عہد مہاراج کے راجہ ہای سنگلدیپ وکرناٹک
زور لاکر سیوا رائے حاکم دکھن کو کہ مہاراج کی طرف سے
مقرر تھا خارج کر دیا اوسنے خدمت مین مہاراج کی اطلاع کی مہاراج
نے غیض و غصہ مین آکر بیچی نام اپنے لڑکے کو معہ سپاہ بیکران و فیلان کوہ
توان زمانہ دکھن واسطے تنبیہ سرکشان سنگلدیپ و کرناٹک کے بھیجا سرکشان
مذکور باتفاق دوسرے رایان دکھن بجمعیت وافر صف آرا
ہوئے و معرکہ عظیم واقع ہوا بیچی پسر راجہ مہاراج مارا گیا سردار
کے قتل سے فوج راجہ منہزم ہوئی مال اسباب بیغنیون
نے غارت کیا سیوا رائے مجروح ہوکر خراب و خستہ سرگذشت

محاربہ عرض کی مہاراج نے استماع اس واقعۂ ہوش ربا
سے سخت ورطۂ تشویش و تعلق میں غرق ہو کر خواب
و خور فراموش کیا کس واسطے کہ اوس وقت دبدبہ شوکت
خسروانی راجہ قنوج سے کسی راجہ و رئیس ہند کو تاب
مقابلہ نتھی نہ کہ راجہ بلے حقیر جزیرہ سنگلدیپ و کرناٹک
مصدر ایسی شوخی ہون جو کہ اوس عرصہ میں شاہم پسر
نریمان سپہ سالار طرف سے منوچہر شاہ گنج کلاہ ایران
بہ قصد تسخیر ملک ہند سرحد پنجاب تک پہونچ گیا تھا و بالچند
سپہ سالار معہ فوج جرار و لشکر خونخوار آزمودہ کار اوسکی
مقابلہ میں تعین تھا راجہ قنوج نے بانتظار بالچند تامل
کیا آخر شن بالچند نے مصالحہ ملک پنجاب بعوض پیشکش فراوان
سپہ سالار کو دیکر صلح کیا اور خود معہ فوج داخل قنوج
ہو کر معہ فوج لائق واسطے تنبیہ و تادیب راجہ اسے

یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی

کرناٹک وغیرہ متوجہ ہوا وہ لوگ تاب مقابلہ نہ لا کر امان خواہ
ہوے بالچند رتق وفتق اوس نواح کا بدستور کر کے خدمت
راجہ کی حاضر ہوا ایں عہد منوچہر سے تا زمان کیکاوس ملک
پنجاب قبضہ وتصرف مین بادشاہان ایران تھا اور حضور شاہ
ایران سے پنجاب وسندہ وکابل گرشاسپ ورستم پہلوان
کی جاگیر مین تھا من بعد بالچند سپہ سالار مہاراج بمقابلہ
رستم فوج دریا موج ساتھہ لیکر آمادہ مقابلہ ہوا آخرش تاب
مقاومت رستمی نہ لا کر ملک پنجاب پیشکش فراوان
دیکر پھر صلح کی خود بملک مالوہ کو معہ فوج متوجہ ہوا راجہاے
مالوہ کو کہ حلقہ اطاعت سے منحرف تھے تنبیہ وتہ تیغ کر کے بہ
تعین حکام متدین وفوج سنگین دار السلطنۃ کو راہی ہوا
اثناء راہ مین قلعہ گوالیار کی بنا اپنے ہاتھہ سے ڈالی جو کہ بالچند
کو علم موسیقی کا شوق تھا اوس فن کے اکثر اشخاص ہمراہ

لشکر تھو گوالیار مین منصب جاگیر دیکر اونکو مقیم کرایا اور اکثر
خود بھی گوالیار مین مقیم رہتا ہو باعث بالچند کے ملک گوالیار
مین علم موسیقی و سازندگی نے خوب رونق و رواج پایا کہ
ابتک ایسی فن کے لوگ گوالیار مین موجود ہین اسی عرصہ
مین مہاراج نے انتقال کیا بالچند نے بھی ترک خدمت
سپہ سالاری کر کے بقیہ عمر آسائش مین بسر کی
۱۴۵۳ سنہ مجمل صحیح منتخب التواریخ عہد راجگی کیدراج بعد انتقال مہاراج کے کہ چودہ فرزند
ارشد شجاع و دلیر و عاقل و دانا تھے منجملہ اونکے کیدراج پسر کلان
نے بصلاح ارکین دولت و پنڈتان مشیر راج تخت سلطنت
قنوج کو رونق بخشا اور بقیہ برادران کو اقطاع ملک تفویض
فرمایا خود بذات خاص راہ کالپی جوا گوندوانہ سے متوجہ
دکھن ہو کر ہنگامہ کارزار ساتھ راجایان دکھن آغاز کیا الاتاب
مقابلہ نہ لا کر آخرش بظاہر صلح کیا اوسوقت مین ہندیہ شہ

ایران سے استعانت چاہی مینوچہر نے سام بن نریمان
کو معہ فوج جرار واسطے مدد راجہ ہند کیا کیدراج نے موضع جالندھر
تک سام بن نریمان کا مراتب استقبال موودی کر کے
لوازم مہمانداری وضیافت جیسا کہ شایان ریاست تھا
کی معہ فوج خود وشاہ ایران بغرض تنبیہ وتادیب رایان
دکھن کوچ کیا مہابت فوج شاہ ایران سے رایان دکھن
پریشان ومتفرق ہوکر مستاصل ہوئے ملک دکھن پھر بدستور
سابق تصرف راجہ قنوج مین آیا فوج شاہ مینوچہر روانہ ولایت
ہوئی کیدراج نے شام کو تا سرحد پنجاب پہونچایا وعریضہ معہ
تحف وہدایا ہمراہ ایلچی خوش بیان مینوچہر کے پاس روانہ
کیا وخود قنوج مین آکر ادائے مراسم عدالت وسیاست
وجہانبانی ملک مین بدلجمعی مشغول ہوا رعایا عدل وداد
راجہ سے نہایت شاکر رہی کیدراج عاقل ودلیر ودانا

تھا ایک سو آٹھ برس کا ہو کر راہی عالم بقا ہوا عہد راجہ بھا شکر
بھا شکر پسر اولین یکمدراج کا آثار رشد و بزرگی ناصیہ حال
اوسکی سے ظاہر تھے بجائے والد مسند آرا ہوا بھا شکر شخص
دانشمند و صاحب علم کتب علمی و عملی سے ماہر و خبردار صحبت
علما و فضلا غنیمت جانکر سواری و لشکر کشی موقوف کر کے
رات دن مناظرہ و مباحثہ علم مین بسر کرتا تھا مال کثیر فقیر و
مساکین کو بیدریغ دیتا محتاج و گرسنہ اوسکی عہد مین تونگر
وغنی ہوئے دو مرتبہ لشکر کشی ملک بھار پر کر کے والی بھار
کو خراب و ملک کو تاخت و تاراج کیا بلدہ قنوج اوسکی عہد مین
زیادہ آباد ہوا ایک امر ناشایستہ اوس سے سرزد ہوا وہ یہ ہے کہ قضائے
الٰہی سے شام بن نریمان نے انتقال کیا اس وجہ سے سلطنت
منوچہر مین خلل ضعف آگیا افراسیاب کہ چند مرتبہ لشکر ایران
و دلاوری سام بن نریمان سے شکست کھایا تھا اوقت کو

غنیمت جانکر فوج جرار وکارآزموده لیکر منوچہر پر یورش کی
اور منوچہر مغلوب ہوا مہاشنکرنے حق منوچہر فراموش کرکے
مدد سے اغماض بلکہ خود معہ فوج طرف پنجاب بغرض تسخیر
ملک مذکوره متوجہ ہوا تھوڑے دا رگیر مین ملک پنجاب پرچہ
متسلط ہوگیا اور ایلچی معہ تحف وہدایا بسنفد متمین افراسیاب
کے روانہ کرکے اپنے کو ماتحت افراسیاب گردانا اور تا عہد
کیقباد و پنجاب تصرف مین رای ہند کے تھا اس اثنا مین رستم
بہ قصد انتزاع ملک پنجاب کی متوجہ ہند ہوا مہاشنکر تاب صدمہ
رستمی نہ لاکر طرف کوہستان ترہٹ کی فرار ہوا رستم ملتان
وسندہ کو قبضہ مین کرکے طرف ترہٹ معہ لشکر متوجہ ہوا مہاشنکر
بھی جو اس مضطرب کوہستان چنار گڈہ مین متواری ہوا اتفاقاً
بدعہد یسی پھر وہ نہ نکیندر کیا اوسی حالت اضطراب مین جا
خاکی کو چھوڑ کر راہی عالم ثانی ہوا سلطنت مہاشنکر وا ولاد

سنہ الہجری

کی اونکی پانسو ستائیس برس بعد

سورج خبر فوت بہاشنکر کی رستم ہندوستان کو پہونچی بسبب بیوفائی زمانہ

کی کہ ساتھہ سوجپر کی کیا تھا کسی اولاد بہاشنکر کو تخت سلطنت قنوج پر متمکن

نکیا منجملہ سرداران ہندسی کہ سورج نام تھا او سوقت مین

رستم کی خدمتمین رہتا تھا رستم نے تخت سلطنت پر اوسکو بٹھا لکر

خود متوجہ ولایت ہوا سورج کہ آدمی شجاع ولئیق وامور

جہانبانی سے بہرہ ور رہتا تھا تھوڑی عرصہ مین راجہ عظیم الشان

ہوا کنارہ دریائی شور بنگالہ سی تا دکہن حکام شجاع و عادل مقرر

کیا در باب تعمیر عمارات و توفیر زراعت بہت کوشش کرتا اوسکی

عہد مین ایک برہمن پنڈت نی جنار گڈہ سی اکر بالادست راجہ

حاصل کی چند علوم مین دستگاہ کامل رکھتا تھا رفتہ رفتہ

مزاج راجہ مین غایت درخور ہو کر راجہ کو مرید اپنا کیا غرضکہ

ہندمین سورج بفہم افہام برہمن و تاکید راجہ سی رعایا برایانی

جلوس سورج ۱۳۴۸

ہزارہا معبدگاہ سندر قنوج مین تیار ہوئی آبادی قنوج کی جو چند
کی عہد مین پچاس میل کی تھی دوسو برس کی عمر مین سورج
نے انتقال کیا معاصر کیقباد تھا باج و خراج با تحف و ہدایا
ہمیشہ ولایت بھیجکر حقوق رستم و دستان مرعی رکھتا بلکہ
دختر خواہر اپنی کا عقد کیقباد کے ساتھ کردیا سورج کی چند محل سے
پینتیس ۳۵ لڑکے تھی بھرراج پسر کلان بھرراج تھا

منتخب التواریخ — ۱۳۳۹ قبل مسیح

رنے سورج کی تخت قنوج پر زیب دہ ہوا بلدہ بھرائچ آباد
کیا ہوا اوسیکا ہی بنا معمورہ بلدہ بنارس کی سورج نے کیا تھا
اوسکے عہد مین انجام پایا بھرراج نے کمال سعی سے
اوسی شہر کو خوب آباد کیا بھرراج علم موسیقی مین دستگاہ
کامل رکھتا تھا چند رسالہ علم موسیقی مین اوسنی تصنیف
کئے ہین سرداران اپنی کو خطاب راجپوت بخشا کہ ابتک
اوسی نام سے مشہور اور معروف ہین جو ضوابط قواعد علیا

پرورو امور سلطنت عہد مہاراج سے جاری تھی اوسکو منسوخ کر کے
اپنے طور پر آئین ملک داری اختراع کیا رعایا و راجہای ماتحت
آمادہ ظلم و خود سری کے ہوئے دفعتاً کیدار نامی برہمن کوہستان
سوالک سے معہ فوج قنوج پر خروج کیا درمیان بھراج و
کیدار ہنگامہ کارزار سخت ہوا آخرش کیدار غالب و بھراج
مغلوب ہوا چھتیس برس بادشاہی بھراج کی رہی

منتخب التواریخ — کیدار روایت ہے کہ جب تخت سلطنت قنوج پر بعد شکست — ۱۳۱۷ سنہ قبل مسیح
بھراج کیدار مسند آرا ہوا طریقہ عدل و داد و رعایا پروری کا
بوجہ احسن رونق و رواج دیا ہمیشہ بارسال تحف و ہدایا
کیخسرو و کیقباد کو بھی راضی و خوشنود رکھا قلعہ کالنجر کا بانی راجہ

منتخب التواریخ — کیدار ہے اونتیس برس سلطنت کیا راجہ شنکل بعد کیدار شنکل — ۲۲۴۳ سنہ قبل مسیح
نے دار الخلافت قنوج کو رونق بخشی لوازم حشمت
و شوکت مبنی از اندازہ جمع کیا شہر لکھنوتی مشہور گور دیس

کہ تخمیناً دو ہزار برس تک شہر ندکورہ دار الحکومۃ بنگالہ
رہا عہد سلطنت اہل اسلام ویران مطلق ہوکر عوض اوسکی
بلدۂ ندیہ مقام حاکم نشین قرار پایا اوسکی بعد جہانگیر نگر ڈاکہ
من بعد مرشدآباد اب صاحبان انگریز بہادر کی عہد سی
کلکتہ مقام حاکم نشین آباد کیا ہی غرضکہ راجہ نے طنطنۂ جہانداری
وملک ستانی عدل وداد کا درجہ کمال کو پہونچایا تو بچار
ہزار زنجیر فیل ولاکہ سوار وفوج پیادہ کی بی شمار ہر وقت
موجود رکھتا بہت سی ملک داخل ممالک محروسہ قنوج
کرلیا آخرش طریقۂ نخوت وغرور مزاج مین راہ پایا
افراسیاب شاہ عجم نے ایلچی بطلب حقوق جو ہمیشہ سی والی
قنوج دیتا تھا بھیجا سنگل نے کچھہ قدر ومنزلت اوسکی نکیا
بلکہ بنوع دیگر پیش ایا ایلچی بے نیل مرام واپس گیا
افراسیاب یون ہی ایلچی سے غضب مین اگر پیران ویسہ

سپہ سالار کو بجمعیت پچاس ہزار ترک خون خوار ہند کو روانہ
کیا سنگل بھی خبر پاکر آمادہ حرب و نبرد ہوا سرحد پر مقابلہ ہوا
دو مہینے تک ہنگامہ کارزار گرم رہا شجاع و دلیران طرفین
داد مردانگی و حق نمک ادا کرتے رہے قریب پچاس ہزار
سپاہ چیدہ سنگل تہ تیغ بیدریغ ہوئی بالاطلاق ہراس سنگل کے
چہرہ پر ظاہر ہوتا تھا بدستور ہنگامۂ حرب و ضرب بحال رکھا
اٹھارہ ہزار سپاہ پیران ویسہ کی کام آئی اثر ضعف کا فوج
ترکان پر ظاہر ہوا لاچار پیران ویسہ نے جنگ سے مصلحتاً
پہلو تہی کیا کیونکہ ولایت اونکی فاصلہ دور و دراز پر ہے اور اب
ہند کا غلبہ تھا سو جگہ خالی کرکے کوہستان اپنی حدود کے
قریب کوئی مقام محفوظ تجویز کرکے قیام گاہ لشکر قرار دیا
اور عریضہ مشتمل حال معرکہ افراسیاب کے پاس بھیجا اوس وقت میں
افراسیاب سیر دریائے گنگ کہ مابین خطا و چین سے گے

ہو ملک سنگل سے ایکماہ راہ بھی مقیم تھا دریافت حال
ضعف قنوج پیران ویسہ سے خود مع ایک لاکھ سوار جرار
انتخابی لیکر حرکت کی قریب لشکر رائے ہند کے پہونچا راجہ
سنگل نے بھی فوج عظیم و امداد راجہای ہند لیکر معرکہ
کارزار قیامت آسا ظہور مین لایا چند روز معرکہ کارزار
و مجادلہ سخت ہوا آخرش افواج رائے ہند کا پای ثبات
اوکھڑ گیا اور متفرق و منتشر ہو گئی بڑے بڑے نامی سردار
رای ہند نے اس معرکہ مین داد شجاعت و جوانمردی
کے دی آخرش راجہ سنگل ملک بنگالہ کو فرار ہوا وہان
بھی نہ ٹہر سکا تب لکھنوتی مین آیا فوج افراسیاب تعاقب
مین تھی کوہستان و صحرا سے ترہت مین جا چھپا
وہان بھی اطمینان نہوئی پیام صلح کا معرفت ایلچی
دانا افراسیاب سے کہا افراسیاب نے قبول کیا تب راجہ

شنگل تیغ و کفن سے حاضر ہوا افراسیاب نی برسم سلاطین
ملاقات کرکے قصور معاف فرمای کر خلعت راجگی مسمی
ارہنت پسر راجہ شنگل کو دیا اور راجہ شنگل کو اپنی ساتھ ولایت کو لے
گیا کسی مقام مین شنگل رستم کے ہاتھ سی مارا گیا ایام سلطنت
تواریخ ہند راجہ شنگل ہند مین بوپنسٹھ برس رہے راجہ رہنت رہنت سنہ ۱۱۶۲ قبل مسیح
پسر راجہ شنگل عابد نیک اندیش و خوش خلق تھا محاصل
ملک کا تین حصہ تقسیم کیا ایک حصہ آمدنی حق مسا کین
دوسرا حصہ واسطے خرچ راجہ شنگل باپکو ولایت مین بھیجتا
تیسرا حصہ خرچ سپاہ و دواب وغیرہ مین خرچ کرتا اسوجہ
سی فوج کم ہوگئی راجہ مالوہ زور لاکر کچھہ ملک گوالیار وغیرہ
حیطہ تصرف راجہ رہنت سی نکال لیا قلعہ رہتاس واقع
بہار بنایا ہوا رہنت ایک بتخانہ عظیم قلعہ مین احداث
کرایا اکثر عبادت مین مصروف رہتا سلطنت مین ضعف

رہا راجہ مالوہ اوسوقت مین زیر دست تھا تاہم اٹھارہ برس
سلطنۃ قنوج کو قایم رکھا آخر انتقال کیا کوئی اولاد نرکھتا
تھا بعد فوت اوسکی تخلل عظیم قنوج مین واقع ہوا راجہ
منتخب التواریخ مہاراج ثانی شخصی مہاراج ثانی قوم کچھواہ سرزمین ماڑوار سنہ ۱۱۲۲ قبل مسیح
سے خروج کرکی بلدہ قنوج کا متصرف ہوا اور جمعیت فوج
اکرکے مستقل ہوکر گلستان سلطنۃ قنوج کہ عہد راجہ برنت
سی خزان رسیدہ ہوگئی تھی مہاراج نے ساتھ نگاہداشت
فوج جرار از سر نو سرسبزی و شادابی بخشی راجہ بھروالہ پر
لشکرکشی کی اور لے اسکی اکثر راجہائے کہ ضعف سلطنت
برنت سی سرخود ہوکر تمرد اختیار کیا تھا بوجہ خوب سرکوبی
کرکے زیر کیا ملک بنگالہ بلکہ دریای شور تک عمل دخل
قرار واقعی کیا جہاز و کشتی تیار کرواکر دریاے شور مین
بھی فوج تعین کی چالیس برس بعد رخت ہستی کا

اس جہانسے اوٹھایا ولایتمین گشتاسپ بادشاہ تھا بیش عرش
گشتاسپ کو ہمیشہ بھیجتا کوئی اولاد تھی راجہ کیدراج
منتخب التواریخ ثانی بعد مہاراج مسمی کیدراج خواہرزادہ مہاراج بجاے نشین ۱۰۷۹ سنہ قبل مسیح
اوسکی تخت قنوج کا ہوا اوسوقت مین رستم بن زال
مارا گیا تھا اسوجہ سے حاکم پنجاب کی شوکت وقدرت مین ضعف
آگیا تھا کیدراج نے ملک پنجاب کی تسخیر کے واسطے
فوج کشی کی تھوڑے سے گیر دار مین ملک پنجاب قبضہ
وتصرف کیدراج مین آیا کیدراج بعد فتح پنجاب چندے
مقام شہر ابین معبد سہودہے اقامت کی اور قلعہ جینو
تو کیدراج نے بنا کر کے کسی اپنے یگانہ قوم بناس معسوم
داک کو سپرد کر کے حاکم جینو مقرر فرمایا بعد چندے
قوم گکیڑہ زمیداران اوس نواح کی کہ مابین پشاور
اور کابل ملک کوہی مین سکونت رکھتے ہین بطور

خودسری و شرارت ہمیشہ لوٹ مار تخریب رعایا ملک جنکو مقبوضہ
کیدراج پر کرنا چاہا لاچار کیدراج نے وہ ملک اونکے تصرف مین
چھوڑا اوسوقت سے وہ لوگ بطور طوایف الملوک جو سب بھائی
پر رہتے تھے اوسکو قبضہ مین چھوڑا ازان بعد عہد اہل اسلام مین
وہی مسلمان ہوئے اب وہ لوگ ملقب افغان اوسی جوار مین
ریاست رکھتے مین کیدراج چھیالیس برس حکمران قنوج
رہکر رحلت عالم ثانی ہوا ذکر سلطنت جی چند سپہسالار منتخب التواریخ
۸۱۹ سنہ قبل مسیح کیدراج بعد فوت کیدراج جی چند سپہسالار کیدراج نے حق ولی
نعمت فراموش کرکے بہ تقویت فوج ماتحت قدم تخت
سلطنت قنوج پر رکھا جزاے کفران نعمتی سے اوسکی عہد
مین قحط عظیم ملک محروسہ مین پڑا جوکہ جی چند خاندان سلطنت
سے نہ تھا پرواے بندگان خدا نکر کے خود ہمیشہ عیش و عشرت
مین مصروف رہتا خلقت کثیر تلف ہوئی اکثر قریات و قصبہ

ویران ہوگئی مدت ساٹھ برس تک سلطنت کرکے وفات
پائی ولایت مین تھمتن بن اسفندیار بادشاہ تھا ہموارہ
پیشکش لایق ولایت کو روانہ کیا کرتا ایک لڑکا راجہ کا
خورد سال تھا اوسکی ماں نے باتفاق مشیران تخت سلطنت
قنوج پر بٹھایا اور اوسکی انصرام امور سلطنت کرتی رہی
آخرش مسمی دہلو برادر جیچند کو باتفاق ارکین سلطنت
اوس طفل کو اٹھا کر طوق سلطنت ہند اپنی گردن مین ڈالا

تواریخ ہند و دہلی — ۳۲۷ قبل مسیح

سلطنت دہلو راجہ دہلو مرد شجاع و دلیر و رحیم دل
و اہل مروت ہموارہ ہمت اوسکی رفاہ رعایا و برایا پر رہتی
اور ہمیشہ دعا مانگتا کہ یا خدایا میری رعایا مرفہ الحال و آرام
سی بسر کرین اکثر راجہ کمایون سی مقابلہ و مجادلہ رہتا لہذا
شہر دہلی کی بنا ڈالی اور قلعہ مضبوط تیار کیا فور نامی
نسل راجہائی کوہی نے خروج کیا پہلی ملک کمایون

اپنے تصرف مین لاکر اوسکی بعد فوج اور سپاہ وافر جمع کرکے
قنوج پر لشکرکشی کی فیمابین راجہ دہلو و فور محاربہ سخت روبکار
ہوا دہلو اسیر فور ہو گیا فور نے فوراً اوسکو قلعہ رہتاس گڈہ مین
قید کیا اور خود مع لشکر طرف بنگالہ کے متوجہ ہوا حکام و راجہائے
اوس نواح کو زیر و زبر کرکے دریائے شور تک متصرف ہوا
دولت و ثروت و جمعیت سپاہ سی فور راجہ عظیم الشان ہوا
اوسوقتمین مقابل فور کے کوئی رائے و راجہ ہند مین نتھا جملہ راجہائے
ملک ہند مطیع اوسکی تھی مگر بغرور ثروت و حشمت برخلاف
طریقہ رایان ہند اطاعت و ترسیل تحف و ہدایا سلاطین
ایران سی منحرف ہوا اسکندر مقدونی نے لشکرکشی ہندوستان کی
تین سو کیس برس قبل مسیح کے کیدرائے حاکم سندہ کہ ماتحت
قنوج تھا اول سکندر محاصر اوسکی قلعہ کا ہوا کیدرائے نے حسب
تعبیر خواب فرمودہ کسی قندوشس کی صلح کی اور چار چیز

تحفہ نذر کین پیالہ شراب وکنیز جمیلہ وخوش لقا وحکیم ہمہ دان
وطبیب حاذق سکندر کیدرای سے صلح کر متوجہ راجہ فور کے
ہوا راجہ فور نے ہرگز فروتنی نکر سکے راضی بہ صلح نہ ہوا
وکیدرائے کی صلح سے کبیدہ خاطر ہوکر معہ سپاہ مور وملخ
وجمعیت فیلان مست مقابل ہوا سرحد ہندوستان پر
راجہ فور سکندر سے معرکہ حرب وضرب عظیم واقع ہوا انجام
کار راجہ فور معرکہ مین مارا گیا راجہ فور کہ اوسکو پورس بھی
لکہا ہے فوج مین اوسکو دس ہزار ہاتھی جنگی تھے
پہلی لڑائی مین بہت فیلان جنگی سے فوج سکندر
ہراسان ہوگئی تب ارسطو نے ایک آلہ آہنی مثل توپ کے
تیار کراکر باروت بھر کر فوج فور مین مقابل فیلان چھوڑا
اسوجہ سے ہاتھی بھاگ گئے تب سے ایجاد توپ کی ہند مین پائی
جاتی ہے فوج اسکندر بعد فتح فور کے بوجہ ہونے وطن

دور و دراز دنبز اسکی کہ او سوقت مین راجہ مکددیس بھی بڑی جمعیت
رکھتا تھا کچھ اوسکا بھی خوف سمایا لاچار سکندر ولایت کو واپس گیا

منتخب التواریخ — ۲۹۷ سنہ قبل مسیح
خاندان راجہ فور مین نونی برس سلطنت رہی راجہ سنسار چند
راجہ سنسار چند نامی تخت سلطنۃ قنوج پر متسلط ہوا آبادی
وانتظام ملک مین سعی قرار واقعی کی بیش از طاب تحف
وہدایا ایران کو ہر سال روانہ کرتا ستر برس سلطنۃ کر کے

ایضاً — ۲۲۷ سنہ قبل مسیح
انتقال کیا راجہ جونہ بعد سنسار چند جونہ نامی جمعیت فوج
وسپاہ کر کے قنوج پر حملہ آور ہوا بعضی کھتی ہین کہ جونہ خواہر زادہ
فور تھا تخت سلطنۃ قنوج کو رونق بخشا مرد عاقل وشجاع
حمیدہ خصال تھا کنارہ گنگا وجمنا کے بہت سی قریات
وقصبات آباد کرایا داد دہی وعدل مین بہت کوشش کرتا
تاکہ رعایا کو بہت ظلم نہ پہونچے ایران مین اردسیر بادشاہ
تھا اردسیر متوجہ تسخیر سند کا ہوا راجہ جونہ مین سرحد پر ملازمت

کرکے زر وجواہر وفیلان کلان پیشکش کرکے راضی کیا
اردشیر اوسی جگہ سے اپنے ملک کو واپس گیا راجہ جونہ قنوج
مین معہ ملک متعلقہ باطمینان رعایا پروری مین مصروف
رہا آخرش نوّے برس کی عمر مین انتقال کیا بائیس لڑکے
۱۲۳ سنہ قبل مسیح جونہ کے تھے راجہ کلیان چند بعد جونہ کلیانچند پسر کلان منتخب التواریخ و دیکھی
بجاے باپ تخت نشین سلطنت قنوج ہوا نہایت بد مزاج وسفاک
وظالم دوست تھا تھوڑے جرم مین خون بندگان خدا
کرتا آدمی بے گناہ کو ستم کرکے مال منال ضبط کرلیتا باعث
ظلم وبدعت والی رعایا برایا اطراف واکناف کو منتشر ہوگئی
قنوج کہ پایۂ تخت تھا نوے ویران ہوگیا راجہ تھوڑی فوج
سے بڑہار ستا رونق قنوج نکبت وادبار سے مبدل ہوئی
ہر طرف راے وراجہ خودسر ہوکر اطاعت سے منحرف ہوئے لہذا
بہت سا ملک تصرف راجہ قنوج سے نکل گیا راجہ بکرماجیت

چہتری قوم تومور نے کہ حال نیک نہادی و بہادری
و عدل و داد واکثر مورخون نے مرلعت سی لکھا ہی دکھن
مین قوت اقتدار حاصل کیا ممالک متعلقات قنوج پر برآمد
بکرماجیت متسلط ہوکر پایۂ تخت اپنا اوجین مین قرار دیا قنوج
مین ورثائے کلیا چند بحال پریشان و خراب سمت ۵۷ تک
منتخب التواریخ بسر کرتے تھی کوئی صاحب داعیہ نہوا راجہ باسدیو بتائید
سنہ ۱۱۱ قبل مسیح خداوند کریم ستارہ اقبال راجہائے قنوج پھر عروج پر ہوا یعنی
راجہ باسدیو پسر انگپال صاحب اقبال و شجاع و دلیر و رعنا
پرور ہوا بعد انگپال راجہ قنوج نے پھر از سر نو شکوہ سلطانی
حاصل کیا راجہ باسدیو نے ملک بہار و بنگالہ کہ رایان قنوج
کے قبضہ سی نکل گیا تھا مقابلہ و مجادلہ سی فتح کرکے داخل
قنوج کیا اگرچہ شوکت و ثروت حد سے وافر ہوئی ولایت
ایران مین بہرام گور نادر شاہ تھا ہمیشہ تحف و ہدایا

ترسیل

ترسیل کرتا باسدیو کے عہد مین بہرام گور بوضع تاجر واسطی
تحقیقات رسم رواج ہند و اوضاع اطوار تہذیب ہنود متوجہ
ہندوستان ہوا اور جفا د قنوج مین آیا اتفاق سے اوس روز
ایک ہاتھی مست ہوگیا تھا بہت لوگون کو ہلاک کیا شہر
قنوج مین تہلکہ تھا ہر چند فیلبان وغیرہ کوشش کرتے تھے
قابو مین نہ آتا تھا دروازہ شہر پناہ بند ہوگیا تھا بہرام گور کہ وارد
مسافر خانہ تھا تن تنہا متوجہ دفع شر ہاتھی کا ہوا ایک ضرب
تیر سے ہاتھی کو ہلاک کیا خلقت تماشائی نے شجاعت
اوسکی سے آفرین کیا راجہ باسدیو کو بھی اطلاع ہوئی زاہم
نے حضور طلب کیا جب بہرام گور نزدیک راجہ پہونچا ایک
مقربان راجہ سے کہ چند بار پیشکش معہ تحف و ہدایا مرسلہ
راجہ بہرام گور کے دربار مین بطور ایلچی گزری لیگیا تھا بہرام
کو پہچانا حقیقت حال کان مین راجہ کے عرض کیا راجہ

دریافت اس حال سے فوراً تخت سے نیچے آیا ملاقات بطریق
رسم شاہانہ کیا اور اپنی دختر کا عقد بہرام گور کے ساتھ کر کی اعزاز
تمام سے رخصت ولایت کو کیا ستر برس کی عمر مین راجہ باسدیو
سلطنت فانی چھوڑ کر عازم عالم بقا ہوا راجہ کے چند محل سے
بتیس ۳۲ لڑکے تھے درمیان برادران واسطے تخت نشینی کی دو برس
تک جنگ و جدل رہا آخر الامر رامدیو ثانی سپہ سالار باسدیو نی
بمشورہ ارکین سلطنت و سپاہ تخت قنوج کو رونق بخشی راجہ
تواریخ ہندوستان — رامدیو مسمیٰ رام دیو قوم چھتری راٹھور بسیار دانا و شجاع — سنہ ۱۶۵ قبل مسیح
مشغل امور سلطنت قنوج ہو کر اول سرداران تابع پایہ تخت
قنوج کو کہ اطاعت سی منحرف تھے تنبیہ و تادیب قرار واقعی کر کے
بدستور مطیع کیا بعد اوسکی سوبہ ملک مارواڑ با فوج کرار و جرار
ہو کر بعد فتح ملک مارواڑ پر قبضہ کیا اور قوم چھتری راٹھور کو
حاکم مقرر کیا اوس وقت سی آجتک ریاست مارواڑ قوم چھتری

راٹھور

راٹھور مین سے اور قوم چھتری کچھوانہ کو اوس ملک سی نکال
کر جانب رہتاس گڈہ آوارہ کیا اور فتح ملک بنگالہ سی غنیمت
بے اندازہ قسم زر و جواہر لیکر برادر اپنے کو حاکم بنگالہ مقرر
کیا بعد تین برس کی یہ فتح و نصرت قنوج پایۂ تخت مین آیا
ایک سال آرام کیا بعدہ مالوہ کیطرف لشکرکشی کی مالوہ پر
بھی دخل کرکے قریات و قصبات بہت آباد کرایا و قلعہ نرور
کو مرمت کرایا قوم راٹھور کو حاکم وہانکا کیا و سیوارای حاکم
بیجانگر سے برسر مقابلہ ہوا رای بیجانگر تاب مقابلہ نہ لاکر
دختر اپنی مع زر و گوہر وافر بطور جہیز نذر کیا دو برس
کے
کندوارہ مین رہکر زمینداران ظالم و منحرف کو قتل و اسیر کر
قنوج کو واپس آیا سات برس تک عیش و عشرت سیر
و شکار و تفریح طبع مین بسر کرکے معہ فوج کثیر آزمودہ کار
متوجہ کوہ الک ہوا جمیع راجہاے پہاڑی کو خراج گذار

کرے راجہ کمایون پر حملہ آور ہوا راجہ کمایون طرف کوہستان
کے فرار ہوا راجہ رامدیو دختر راجہ کمایون لیکر طرف کوہستان
نگرکوٹ متوجہ ہوا راجہ نگرکوٹ نے بھی اطاعت قبول کی
راجہ رامدیو نے درشن مندرجوالامکھی کا کرکے زر وجواہر
وافر خادمہ مندر کو دیا اوسی جگہ راجہ نگرکوٹ کی ملاقات
ہوئی بعد چندے راجہ نگرکوٹ نے بھی اپنی دختر کی
شادی دوسری لڑکے راجہ رامدیو سے کردی بعد آدائے
رسوم شادی راجہ متوجہ جمبو ہوا راجہ معہ فوج دلیر و شجاع
تھا مقابل مرد میدان ہوا طرفین مین مقابلہ سخت و
صعب ہوا جو کہ تائید آسمانی رامدیو پر تھی راجہ جمبو شکست
کھاکر خواہان صلح ہوا راجہ رامدیو راضی بصلح ہوا راجہ جمبو
نے شادی دختر اپنی کی دوسرے لڑکے رامدیو سے کرکے
معہ پیشکش وافر رخصت کیا رامدیو جانب کشمیر راہی ہوا وہان

بھی زیر زبر کرنے وراجھائے اطراف کو مطیع کرتے پنجاب کی
راہ سے عازم قنوج ہوا غرضیکہ راجہ رامدیو کشمیر سے تا دریای
شور بنگالہ کہ راستہ چار مہینے کا ہے راجہ راجونکا ہوا قریب پانسو
راے وراجہ مطیع وخراج گذار راجہ رامدیو کے تھے خزانہ و
لشکر وافر موجود رکھتا تھا ہند مین کسی کو تاب مقابلہ ومجادلہ
کا ساتھ راجہ رامدیو نہ تھا بعد جہانگیری پایۂ تخت قنوج مین
آکر جشن عالی مرتب دیا دلیران سپاہ وآراکین دولت
ورعایا ومتوسلان کو خلعت وانعام ومشاہرہ بیش قرار
سے مرہون منت وخوشنود کیا جسقدر مال غنیمت
مین لایا تھا ایک ثلث رعایا قنوج ومساکین ویک
ثلث امرا وسپاہ کو بخشا اور ایک ثلث خزانۂ عامرہ
مین رکھا پھر کسیطرف فوج کشی نکی بعدل وداد ورفاہ
رعایا مصروف رہتا چھپن [۵۶] برس کی عمر مین انتقال

فرمایا مورخان ہند بالاتفاق مقر ہین کہ مثل راجۂ رامدیو شجاع و
باذل و عادل و فیاض و صاحب اقبال کم ہوا ہوگا اوسوقت
ولایت مین فیروز شاہ شاشانی باپ کیقباد کا بادشاہ تھا مراسم
ارتباط دوستی شاہان ولایت سی رکھتا باوجود ایسی حشمت
کے اطاعت سی دریغ نکیا بعد مرنے رامدیو کی درمیان فرزندان
نزاع واقع ہوئی مدت تک نزاع رہی خزانہ رامدیو کہ حساب
وشمار سی باہر تھا اس نزاع برادران مین تلف وصرف ہوا
پرتاب چند نامی امرای رامدیو نے نزاع برادران کو غنیمت جانکر
مع سپاہ کثیر عازم قنوج ہوا اور آسانی سی پایہ تخت قنوج پر
متسلط ہوگیا فرزندان رامدیو کچھ مارے گئے و بقیۃ السیف
جاگیر دست برداشتہ پرتاب چند سی بسر اوقات کرتے راجہ
منتخب التواریخ پرتاب چند راجہ پرتاب چند ایک امرائے نامی رامدیو اطاعت سنہ ۱۴۱۹ عیسوی
سے منحرف ہوکر فوج راجہ کو موافق کرکے خود قنوج پر

متسلط

مستسلط ہو گیا اور زمینداران و سرکشان کو زیر کر کے آبادی
ملک پر متوجہ ہوا پایہ تخت قنوج کو خوش تدبیری سے
بوجہ احسن نظم و نسق کیا جمعیت فوج و خزائن زیادہ از آبائے
سلف سے جمع کر کے کوس لمن الملک کا بجایا پیشکش جو
شاہان ایران کو راجایان قنوج دیتے تھے مسدود کیا بلکہ نوشیروان
کا ایلچی بطلب پیشکش آیا اوسکو مایوس واپس کیا نوشیروان
نے حاکم ایرانکو واسطے تادیب و تنبیہ راجہ کے شقہ لکھا شاہ
ایران نے بموجب حکم نوشیروان بسہولیت ملک پنجاب و ملتان
قبضۂ راجہ قنوج سے نکال کر قبضہ کر لیا تب ہرتاب چند نادم
و پشیمان ہو کر زر و جواہر وغیرہ پیشکش دس سالہ پیشگی
دیکر ملک قدیم اپنا واپس لیا منجملہ تحائف کے بساط شترنج
و ایک پوتھی سو سومہ کرتک دوتک زبان سنسکرت
کہ دستور العمل راجایان ہند تھا بطور تحفہ بھیجا بزرجمہر وزیر

نوشیروان اپنی جودت ذہن سے ہمراہ ایلچی ہند شطرنج کھیلا
اول بازی برد ہوئی دوسری بازی مین ایلچی ہند کو مات
کیا اور ترجمہ پوتھی کرتک دوتک سنسکرت کو پھلوی زبان
مین کرکے کلیلہ دمنہ نام رکھا پس تاحین حیات پرتاب چند
خراج شاہان عجم ہر سال روانہ کرتا بعد فوت اوسکی کوئی
اولاد پرتاب چند مین سلیقہ شعار جہانداری نرہا باہم فرزندان
فساد ہوا اسوجہ سے راجہای اطراف و اکناف نے زور لاکر
بہت سا ملک پایۂ تخت قنوج سے نکال لیا قلیل ملک
منتخب التواریخ — متعلق قنوج رہگیا راجہ نامدیو بعد فوت پرتاب چند و نفاق — سنہ ۴۶۱
فرزندان کے نام دیونامی راجہ ملک دوآب نے معہ فوج جرار
دہلی کو گھیر لیا تھوڑی حرب ضرب مین دہلی پر متصرف
ہوکر پایۂ تخت قنوج پر لشکر کشی کی اوسکو بھی قبض تصرف
مین لایا اوسوقت مین شہر قنوج اس مرتبہ آباد تھا کہ

صرف ایک فرقہ تنولی کی تیس ہزار دوکان وساٹھہ ہزار

مکان ارباب نشاط قسم نوازندہ وسازندہ ورقاص تھے

اسی قسم پر دوسرے فرقہ کو بھی سمجھنا چاہیے راجہ نامدیو

بیالیس برس حکمران پایۂ تخت قنوج کا تھا نامدیو کی

کوئی اولاد ذکور یا اناث نہ تھی بعد انتقال نامدیو ہند مین

رای ہو راجہ خودسر و طوایف الملوک ہوگیا راجہ کنور رائے

(تاریخ ہند و آئینہ جہان نما) (سنہ ۱۰۱۱ عیسوی)

بعد وفات نامدیو کنور راے نامی راجہ پایۂ تخت

قنوج پر مسند آرا ہوا اور ملک مالوہ واجمیر وگوالیار وغیرہ

تعلقات قنوج پر راجہاے جداگانہ فرمان روا ہوگئے

تھی سلطان محمود غزنوی ہندوستان مین بارادہ

جہاد سنہ ۴۰۶ ہجری مین بجمعیت یک لاکہ سوار دس ہزار

پیادہ پہونچکر محاصر قلعہ کا ہوا کنور راے غافل محض تھا

لاچار تاب مقابلہ نہ لاکر دوپٹہ سی ہاتہ باندہکر امان خواہ

ہوا سلطان محمود راجہ کی اطاعت سے خوش ہوا راجہ نے سلطان کی
دعوت کی سلطان تین روز عیش و عشرت سے تقریب دعوت
قنوج مین رہا اور راجہ کو امان دیکر جانب گوالیار مع فوج نہضت
فرما تی اوس زمانہ مین صرف شہر پناہ قنوج پندرہ کوس تک
تھی بعد نہضت فرمائی سلطان محمود سمت ولایت کی راجہ نندا
کالنجر کا کنور رای سے بوجہ صلح و آشتی کرنے سلطان کی زرم خواہ
کنور رائے سے ہوکر معہ فوج چیدہ و امتحانی قنوج پر محاصر
ہوا کنور رائے بھی مقابل ہوا عین معرکہ کارزار مین کنور رائے
مارا گیا راجہ کالنجر قنوج پر معہ مال و اثقال و خزانہ کنور رای پر
تسلط ہو گیا ۴۱۵ ہجری مین سلطان محمود کو جب یہ خبر پہونچی
بغرض انتقام راجہ قنوج معہ فوج ولایتی عازم قنوج و کالنجر
کا ہوا درمیان سلطان و راجہ نند معرکہ سخت روبکار ہوا مع فوج
راجپوتان ہمراہی راجہ نند تاب مقابلہ فوج ولایتی نہ لاکر منہدم ہو

راجہ ہند الاچار ہو کر صلح خواہ ہوا سلطان نے امان دیکر کالنجر

سنہ ۱۱۹۴ عیسوی

اپنے جہان کو بطور جاگیر اپنی طرف سے دیکر واپس گیا

عہد راجہ جی چند راٹھور

وقتیکہ التمش راجہ کنور رائے کے ہندوستان میں پایۂ تخت سلطنت وجام جہان تھا دیو الکھی قنوج پر راجہ جی چند ولد بجی چند ولد مدن چند این گوبند چند راٹھور

جی چند رائے

سنہ ۱۱۶۲ء میں مسند آرا ہوا اور دہلی میں پرتھی راج عرف پتھورا پسر ناگ دیو والی اجمیر کا بیٹا بھائی خالازاد راجہ جی چند تھا انگپال راجہ دہلی نے باعث لاولدی پرتھی راج کو متبنے یعنی زانس نشین کیا چنانچہ بعد انگپال پرتھی راج مستقل اجمیر و دہلی دونوں کا ہو گیا حشمت و ثروت و جمعیت فوج اوسکی تھی بجز راجہ جی چند کے اور کوئی راجہ ہندوستان میں ہمسر راجہ پتھورا نہ تھا اور راجہ جی چند کے بطون میں اوسکی طرف سے رشک تھا کہ ایک شخص اپنے ماتحت نے اب دعوے ہمسری کا کیا اور راجہ پتھورا کہ نو دولت تھا راجہ جی چند کا

پاس و ادب جیسا سابق تھا اوس سی کچھ اغماض کیا راجہ
جی چند والی قنوج نے اپنی دختر کی شادی مین پرتھی راج
کو نہین بلایا بلکہ شبیہ سونے کی بنا کر دربان کی جگہ صدر دروازہ
پہ کھڑی کر دی تھی پرتھی راج یہ حال سنکر نہایت طیش
مین آیا اور ایکبارگی اپنے چیدہ چیدہ سرداران کے ساتھہ
دہاوا قنوج پر کر کے راجہ جی چند کی لڑکی کو بعد لڑائی عظیم
زبردستی چھین لیگیا اس لڑائی مین پرتھی راج کے بہت
اچھے اچھے سردار کام آئے چنانچہ ایک سو آٹھہ سرداروںمین
چونسٹھہ ۶۴ سردار نامی مارے گئے چندر لے بھاٹ مصاحب راے
پتھورا نے کہ ساتھہ تھا جنگ نامہ راے جی چند و پرتھی راج
کا شرح و بسط سی مضمون ہندیہ مین لکھا ہی جی چند راسو اوس
کتاب کا نام ہے اوسکی دیکھنے سی معلوم ہوتا ہے کہ بڑا محاربہ
و مقاتلہ سخت ہوا راجہ پتھورا صرف بنظر نمود اپنی شجاعت

کی اوس دختر کو جسکی شادی تھی لے گیا اور کسیطرح راجہ
ورعایا ای راجہ جیچند سے مزاحم نہین ہوا تب سے راجہ جیچند و پرتھی راج
کے رنج و عناد کھلا کھلی ہو گیا اس شکست فاش سے
جیچند شکستہ دل و غمگین رہتا سمی پرمال نائب راجہ جیچند مدار المہام
مالی و ملکی کا تھا اور مشہور ہے کہ راجہ پرمال کو بعنایت الٰہی
سنگ پارس ملگیا تھا خواص اوسکا یہ ہے کہ لوہا پیتل وغیرہ
سے طلاء خالص ہو جاتا ہے بدولت اس پتھر کے
مثل راجہ پرمال کے دوسرا کوئی اہل دول نہ تھا سمی
پرمال راجہ مارواریا ای راجہ پرتھی راج سے فوج بغرض
لینے سنگ پارس و دوسرے ارقمشہ جواہرات محاصر قلعہ مہوبہ
ریاست پرمال کا ہوا آخر شکست کھا کر واپس گیا بعد چندے
پھر جمعیت فوج لیکر راجہ پرمال پر ہنگامہ پرداز ہوا راجہ پرمال
کی شکست ہوا راجہ مارواڑ فتح مند ہوا بہت سامال و جواہرات

لوٹا الا وہ شاہد مقصود یعنی سنگ پارس نہ ملا اور دو سپاہی
نامی و شجاع راجہ پرمال یعنی بچہ راج و دیسراج اس معرکہ
مین قتل ہوئے دو بیٹے بچہ راج کے مسمیان آلا و اودن
اور دو بیٹے دیسراج کے سلکھان و ملکھان صغیر سن تھے
راجہ پرمال نایب راجہ جیچند نے یتیم اونکو سمجھکر مثل اپنے
لڑکے کے پرورش کیا اور جو جو علم شجاعت و سپاہ گری
تھی تعلیم دیے بعد چندے یہہ چارون لڑکے بڑے شجاع
و دلیر ہوئے معہ فوج پہلی یورش راجہ مارواڑ پر واسطہ
لینے بدلہ خون اپنے باپ کے کی چنانچہ راجہ مارواڑ معہ افسران
فوج مارے گئے مارواڑ کو خوب لوٹ مار کر منصور و مظفر
واپس آئے چونکہ آثار شجاعت و مردانگی اودن پر پائے
جاتے تھے راجہ جیچند نے سپہ سالار اپنی فوج کا اودن کو
بمشورہ پرمال مقرر کیا راجہ پرمال نے ایک قلعہ بمقام

سرسا حصیلو بلی پر بغرض روکنے آمد فوج دہلی بناکر سلکھان و
ملکھان کو قلعہ دار مقرر فرمایا اور فوج بھی اوس قلعہ مین
رہتی تھی راجہ پتھورا استماع اس حال سے کچھہ فوج بسرداری
اپنے بیٹے کی واسطے تنبیہ و تادیب فوج پرمال و انہدام قلعہ معین
کیا سلکھان و ملکھان معہ فوج مقابل ہوا آخرش فتح راجہ
پتھورا کی ہوئی ملکھان و سلکھان دونون مارے گئے
قلعہ سرسا کو افواج پتھورا نے منہدم کرادیا بعد چندے راے
پتھورا خود معہ فوج دریاے موج بغرض لینے سنگ پارس
و تخریب راجہ پرمال نام راجہ جیچند قرب جوار مہوبہ پر آکر محاصر
و رزم خواہ ہوا با استماع اسکے راجہ جیچند نے اودن کو معہ
لاکھن اپنے بیٹے ہمراہی فوج چیدہ انتخابی کہ ایک ایک جوان
اونمین تہمتن و رستم توان تھی معین کیا معرکہ سخت روبکار ہوا
لکھوکھا بندۂ خدا کی خونریزی ہوئی آخرش راجہ پتھورا

تاب مقابلہ نہ لاکر طرف دہلی کے فرار ہوا الا راجہ پتھورا
ہمیشہ درپے جمعیت فوج رہتا چھیڑ چھاڑ علاقہ جیچند
مین رکھتا تھا قصہ بہت طول و طویل ہے اکثر مقابلہ جیچند
سے رہا ایک ایک مقابلہ کارنامہ رستم و اسفندیار سے
کم نہین ہے آخر آدول سپہ سالار جمعیت فوج وافر
و راجہ پرمال نایب و لاکھن پسر راجہ جیچند مع فوج مور و ملخ
دہلی پر یورش کی پتھورا بھی فوج آراستہ و پیراستہ
لیکر کے مقابل ہوا اوس معرکہ مین لاکھن پسر
راجہ جیچند و اودن سب افسر و پرمال مارے گئے اور بہت
راے راجہ نامی کام آئے راجہ جیچند کی شکست ہوئی تب راجہ
جیچند کے دلکو بڑا ہراس پتھورا کی طرف سے ہوا تب راجہ
جیچند نے سلطان شہاب الدین بادشاہ غوری کہ پایہ تخت
غزنی کا مالک تھا اور آٹھ مرتبہ پتھورا سے شکست کھا کر

واپس گیا تھا لکھا کہ اب راجہ ہائی ماتحت میرے مدد راجہ
پتھورا نکرینگی اور میرے معرکہ مین بڑے بڑے سردار نامی
مارے گئی بقیہ فوج خستہ و زخمی ہو رہی ہے اگر توجہ
فوج ولایت ملک پتھورا پر ہو تو اب سہل مین ملک ہاتھ
آجاوے اور بفضلہ مخالف قدیمی پر دستبرد ہو گئی اور
خواجہ معین الدین چشتی درویش ساکن اجمیر کا بھی نوشتہ ایسی
مضمون کا سلطان کے پاس پہونچا تب نوین ۹ مرتبہ سلطان
بفوج جرّار و کرار مقابلہ پتھورا مین آیا اور راجہ پتھورا اسیر سلطان
ہوا فتح سلطان کی نصیب ہوی شرح اسکی وقایع پرتھی راج
عرف پتھورا مین مندرج ہو گی رای پرتھی راج عرف منتخب التواریخ و آئینہ جہاں نما
سنہ ۱۱۹۳ پتھورا پرتھی راج عرف پتھورا والی دہلی و اجمیر پر آٹھ مرتبہ
سلطان شہاب الدین غوری معہ فوج شجاع و دلاور
دہلی پر آیا الا ہر بار شکست کھا کر چلا گیا اول مرتبہ پرتھی راج

وشہاب الدین سے مقابلہ ہوا حقیقت یہ ہیکہ سلطان شہاب الدین
کا ایک بھائی میر حسن سلطان سی منحرف ہوکر ہندوستان
مین آیا تھا شہاب الدین نے پرتھی راج کو لکھا کہ میر حسن
میرا بھائی مخالفت و بغاوت کرکے تمھاری ملک مین پناہ
گیر ہوا ہے اوسکو قید کرکے بھیجدیو پرتھی راج نے جواب
لکھا کہ یہ رسم راجہای ہندوستان نہین ہے کہ جو کوئی
آکر پناہ گیر ہوا اوسکو پکڑکر بھیجدین بلکہ حتی الوسع اوسکی امداد
کرتے ہین سلطان اس جواب ناصواب سی جوش مین
آکر متوجہ اجتماع فوج ہوا چندروز مین فوج جرار ساتھ لیکر
سمت ۱۲۴۹ اکبر ماجیت مین دہلی پر یورش کیا علاقہ موضع بکانیر مین
صف آرا ہوئے طرفین کی فوج سے بہت مقتول و مجروح
ہوئی سلطان نے فرار ہونا چاہا کہ فوج پرتھی راج نے
قید کرلیا پانچ روز تک قید رکھکر اپنی فوج کی حراست مین

غزنی پایہ تخت کو پہونچا دیا دوسری مرتبہ پھر واسطے رفع خجالت
کے فوج چیدہ وانتخابی بحساب ساتھہ لیکر ہندوستان
کو آیا پرتھی راج بلا تردد وہراس کہ آزمودہ را آزمودن جہالست
کسی سردار کو اوسکے مقابلہ پر معین کیا بہادران فوج پرتھی راج
نے کارزار رستمانہ کرکے پھر سلطان کو زندہ اسیر کیا پرتھی راج
نے بعد لینے آٹھہ ہزار گھوڑے ولایتی بطور جرمانہ کے رہا کیا
تیسری مرتبہ پھر فوج لیکر آیا ہمون آتش درکاسہ سلطان رہا
یعنی فوج سلطان نے شکست کھائی سلطان زندہ اسیر ہوا
آٹھہ ہزار گھوڑے پھر لیکر ۲ روز بعد رہائی بخشی پھر چوتھی مرتبہ
سلطان نے فوج کشی ہندوستان پر کرکے قلعہ بھٹنڈہ
کو کہ قلعہ نامی ہند سے تھا محاصرہ ہوا اور قلعہ دار رای پتھورا
عرف پرتھی راج سے خالی کرا کے ضیاء الدین قلعہ دار کو
معہ بارہ سو سوار انتخابی سوای پیادہ معین کیا چاہتا تھا

کہ خود معہ سپاہ ولایت عازم غزنی ہو کہ ناگاہ رای پتھورا والی
اجمیر معہ برادر کھانڈی راے والی دہلی معہ چند راجہائے
دیگر بجمعیت دو لاکھ سوار و تین ہزار فیل مست واسطے
انتزاع قلعہ برندہ کوچ بکوچ آپہونچا موضع مزائن پور کنارہ
ندی سرستی کہ سات کوس تھانیسر سے ہے اب وہ مقام
بنام تلاوری مشہور اور دہلی سے چالیس کوس ہے
دونون فوج کا مقابلہ ہوا فوج طرفین نے داد شجاعت
کی ہندی فوج میمنہ و میسرہ و قلب سلطان شکست کھاکر
فرار ہوئے سلطان تنہا معہ چند سے غلامان شمشیر
میان سی نکال کر فوج غنیم پر غلبہ لایا غلامان شاہ سی
نیزہ کھانڈی راے پر لگا دانت اوسکی ٹوٹ گئی اوسنے
بھی پرواہ نہ کرکے یک ضرب شمشیر سلطان پر ماری
کہ سلطان اوس سے سخت زخمی ہو کر علحدہ ہو گیا اور فوج

سلطان

سلطان سات آٹھ کوس پر بھاگ گئی تھے بعض مورخ
راوی ہین کہ سلطان پر زخم شدید شمشیر کھانڈی رای سی
آیا اور زمین اسپ سی گرا مگر کسی نے نہ پہچانا سلطان
قتل گاہ مین بحالت ضعف پڑا رہا رات کو غلامان سلطان
بغرض تلاش نعش سلطان میدان معرکہ مین آئی سلطان کو
درمیان نعش کے زندہ پایا پس غلامان زندگی سلطان
سے سجدہ شکر خدا کا کر کے نوبت بنوبت اپنی کاندہ پر
رات کو اوس جگہ جہان فوج فراری جمع تھی لیگئے علی الصباح
بسواری محافہ سلطان معہ غلامان و فوج شکست خوردہ
طرف غزنی راہی ہوا رای پتھورا نے تعاقب فراریان کا نکیا
ضیاء الدین قلعہ دار سر ہندہ کو نکال کر بدستور دخل اپنا قلعہ
پر کیا سلطان شہاب الدین نے غزنی مین پہونچکر خواب
خور حرام کیا اور بے انتقام رای ہند سے تھا غرضکہ

اسی طرح آٹھ مرتبہ سلطان سے نے رای پتھورا سے شکست فاش کھائی تھی نوین مرتبہ تو راجہ جیچند و خواجہ معین الدین چشتی درویش کامل بطلب سلطان ہند سے پہونچا سلطان وقت کو غنیمت سمجھکر تھوڑے عرصہ مین سپاہ خونخوار قریب یک لاکھ سوار ترک و تاجک و افغان چیدہ کہ ہر وی اونکی کلاہ مکلل زرین و جوشن مجلی سیم و زر سے تھی پایۂ تخت سے کوچ فرمایا کسی مشیر و ندیم کو راز ندیا کہ کسطرف کو فوج کشی ہے جب فوج پشاور مین پہونچی کسی امرای نامدار نے کہ گستاخ تھا ادب عرض کیا کہ عزم فوج دریا موج عدو سوز کس طرف کو ہیگا و ارادہ کیا ہے سلطان نے فرمایا کہ جب سے رایان ہند سے شکست متواتر کھائی دلکو قرار نہین ہے کسی روز باآسائش خواب نہین آئی تو تغیر لباس نہین کیا یہ مہم اخیر بہ توکل خدا و حقیقی سو جب ارشاد خواجہ معین الدین چشتی

معرکہ جہاد کا ہند پر ہی سابق مین امرایان غور و خلیج
و خراسان نے معرکہ گزشتہ مین نمک حرامی کی امرای قدیم
پر ہرگز اعتماد نہین ہے امیر نے عرض کیا کہ انشاءاللہ تعالی
اس مرتبہ امیران مذکور الصدر جان سپاہی کرینگے اگر
سلطان قصور معاف فرماوین غرض تحریک امیر مذکور سے
سلطان نے قصور معاف کیا امیران سابق کہ فوج سے
فرار ہوئے تھے پھر باریاب مجرا ہوئے ہر ایک کو خلعت و اسپ
سلطان نے بخشا قسم و سوگند سے عہد و پیمان جان نثاری
کا کیا سلطان نے نشان جہاد آگے کرکے کوچ فرمایا اور
ملتان مین آکر حکام ملتان کو پایۂ دولت سی گرا کر لاہور مین
آیا قوام الملک کو بطور ایلچی گری رای پتھورا کے پاس معہ نامہ روانہ
کیا کہ اگر مسلمان ہونا قبول کرے تو فوج معاودت کرے ورنہ
معرکہ سخت ہوگا رای پتھورا نے جمعیت تین لاکھ سوار

راجپوت وچھتری مقام موضع نرائن پور کنارہ سرستی پر
مقابل آکر صف آرا ہوا قریب ایک سو پچاس راجہ ہنود وسوائ
راجہ جیچند وماتحت اونکے ہمراہ رائ پتھورا تھی اوباہم قسم وسوگندہ کی تھی کہ
غنیم کو مارینگی یا مرجاوینگی رائ پتھورانی جواب نامہ کا لکھا کہ شجاعت ودلاوری
قوم ہندو کی سلطان کو معلوم ہے کہ چند مرتبہ شکست دی
اور قید کر کی چھوڑ دیا اس مرتبہ اگر بارادہ جہاد عزم ہی تو ہم بھی
حاضر ہین الا سلطان کو لازم ہو کہ اپنی فوج پر رحم کری شمشیر
ہندی کی متحمل فوج ولایت نہین ہو سکتی سلطان نے
پھر لکھا کہ مین مجبور ہون بحکم برادر غیاث الدین اس تمر
عزم جہاد کیا ہی چند سے مہلت ملی کہ اجازت صلح بھائی سی
حاصل کرون رائ پتھورا نے مہلت دیکر چندی مطمئن رہا
سلطان مغالطہ دیکر ایک روز صبح فوج اری ہندسی کہ غافل
محض تھی صف آرا ہو باستماع اس خبر کے فوج رای

بھی صف آرا ہو کر میدان مصاف مین آمادۂ پیکار موجود
ہوی اوّل تین ہزار پیل مست راے ہند فوج سلطان
پر حملہ آور ہوی فوج سلطان کی کہ صف بصف آراستہ تھی
منہزم ہوی اور معرکۂ کارزار سخت پڑا فوج ہند بہ تعاقب
فراریان فوج سلطان منتشر ہو گئی سلطان مستقل ہو کر
بہ جمعیت بارہ ہزار جوان زرہ پوش کہ ایک ایک
پیل تن و رستم توان تھی قلب پرتھی راج پر حملہ آور ہو کھانڈے راے
بھائی پتھورا مارا گیا پرتھی راج کو زندہ شاہ نی قید کر لیا
کیونکہ بہادران نامی راے ہند تعاقب فراریان مین بھی
فوج قلیل پتھورا کے میمن یسار مین رہگئی تھی سلطان مظفر
و منصور فیروزگاہ مین رونق افروز ہو کر جشن میمنت
و فتح یابی کا ترتیب دیا قلعہ دہلی مین دخل کر کے عازم
غزنی معہ راے پتھورا ہوا سلطان کو منظور تھا کہ غزنی مین

پھونچکر رای پتھورا کو مسلمان کرے چندرای بھاٹ ندیم رائے
پتھورا بہ ظاہر اپنی کو خیراندیش سلطان مشہور کرکے حاضر باش
دربار رہتا و سفر مین ہمراہ تھا جودت ذہن سے مقرب سلطان
چند روز مین ہوگیا سفر مین اندر کسی شہر کے بتطر آرام و آسائش
شاہ مقام فوج کا تھا قالہ قالہ ذکر تیراندازی پرتھی راج کا آیا
چندرای نے عرض کیا کہ قرابت شوم پرتھی راج فن تیراندازی
مین مثل نہین رکھتا اگر آنکھہ بند کرکے تیر لگاوے تاہم ہدف سی
تیر خطا نہ کرے بلکہ آواز پر تیر لگاتا ہے شاہ کو ایسی صفت
ناممکن سے استعجاب ہوا خود کھڑکی مین بیٹھا اور تیر بلانشانہ
کا مع کمان پرتھی راج کو آنکھہ مین کپڑا باندہ کر دیا تا کہ امتحان
اپنی تیراندازی کا دیوے پرتھی راج نیچے کھڑکی کی تھا سلطان نکا
زبان سی آواز کا نکلنا تھا کہ پرتھی راج نے حسب اشارہ
چندرائے بھاٹ آواز سلطان بہ ہدف قائم کرکے تیر

بلاگا یسی ایسا لگاپاکہ سلطان کی حلق کی پار ہوگیا اور سلطان
مہوااوپر فوج جسکی بیرے مین پرتھی راج تھا فوراً پرتھی راج
کو بھی قتل کیا بعض مورخان لکھتی ہین کہ پرتھی راج حالت
قید مین قضا سی مرا سلطان شہاب الدین نے ملک
قطب الدین اپنے غلام کو نائب و کام فرما ہندوستان
مین مقرر کیا مسمی کولہ پسر پرتھی راج عرف پتھورا کو مع دیگر
وابستگان کچھ جاگیر بسراوقات مقرر کی او بیروہ قانع رہے
زمام سلطنت باختیار ملک قطب الدین ایبک کی تھا

فصل دوم عہد ملک قطب الدین ایبک سپہ سالار شہاب الدین

آئینہ جہان نما ملک قطب الدین ایبک نے دہلی و کول مین سنہ ۱۱۹۴ع
اپنا عمل و دخل کر لیا جو کہ آپس کی پھوٹ کا پھل
بھی یہی ہے کہ دونون سردار غارت ہون

کب ممکن تھا کہ قنوج کا راجہ جیچند راٹھور اسکو اسلئے دوسرے سال
سنہ ۵۸۹ھ ہجری و سنہ ۱۱۹۳ء مین ملک قطب الدین ایبک و راجہ جیچند
سے کچھ نفاق ہوا ملک قطب الدین نے مدد سلطان شہاب الدین
سے فوج ولایتی طلب کی سلطان شہاب الدین خود بہ نفس
نفیس بہ فوج جنگ جو و رزم خواہ عازم ہند ہو کر مقابل راجہ ہوا
چنانچہ اٹاوہ کی جانب جنوب راجہ جیچند و ملک سے لڑائی ہوئی جیچند
قطب الدین ایبک کی تیر سے مارا گیا اوسکے گھر بار کے لوگ ملک و آب
چھوڑ کر مارواڑ اور دوسرے مقامات کو منتشر ہو گئے قبضہ دخل ملک
قطب الدین ایبک کا بنارس تک ہو گیا ہندوستان مین
بلا خلش سلطنت اہل اسلام ہوئی بلدۂ قنوج خود دار السلطنت ہندوستان کی
تھا رونق و اعزاز جو تھا سب دل بادبار ہو کر دار الحکومت و پایۂ
تخت دہلی قرار پایا سہتا چند عرف سہنا و اور جیچند بھی
مارا گیا اوسکے تین بیٹے تھے سونیگ و اسوتیامان و ودج

یہ تینون مع خانمان سندہ دکھن کو چلے گئے مسمی سوسینگ نبجا
جہار کسنڈی مع فوج ہمراہی اپنے جاکر قوم گول کہ ریاست
رکھتے تھے اونکو مقابلہ مین شکست دیکر اوس ریاست
پر مسلط ہوا اور دوج نے ملک بنگالہ مین جاکر ریاست
حاصل کی اور اسوبتا مان قابض ملک ماڑوار ہوا بادشاہان
اہل اسلام نے ملک مقبوضہ مین نظم ونسق قرار واقعی
کرکے حصہ ملک کا بطور صوبجات کے قائم کیا چنانچہ یہ
بلدہ قنوج متعلق صوبہ آگرہ قرار پایا ایک حاکم قنوج مین
صوبدار آگرہ کیطرف سے رہتا تھا سلطنت شمس الدین
التمس بعد قطب الدین ایبک کے شمس الدین غوری تخت نشین
ہندوستان ہوا راجہ جیچند کا چوتھی پشت مین ایک اولاد
قریب جی سنگہ نامے مقام کہو مین تھوڑی ریاست
رکھتا تھا شمس الدین نے اوپر فوج کشی کی اور تھوڑے

معرکہ مین شمس الدین فتح یاب ہوا اس لڑائی مین رشتہ دار
راجہ جیچند جو کچھہ گمنام جابجا قنوج مین باقی تھے مارے گئے سلطان
نے مقام کھور کا نام شمس آباد رکھا کچھہ باقی اولاد جی سنگہ
اودے پور کو بھاگ گئی اوسکو جودہ پور میرتا کا راج ملا تک
اولاد اوسکی قابض و متصرف ہین اور یہ بھی مشہور ہے کہ ایک
بیٹا راجہ جی سنگہ کا نیپال کو چلا گیا راجہ نیپال اوسکی نسل مین ہے
مسمی کرن سین راجہ کھور کے ایک بھائی نے اطاعت
شمس الدین قبول کی تب سلطان نے علاقہ کھور عرف
شمس آباد اوسکو جاگیر مین دیا اوسکی آٹھوین پشت مین
راجہ ہمیر سین ہوا اوسکی دو بیٹے تھے نر سنگہ دیو ملقب بہ راجہ
اور چھوٹا بھائی اودے چند ملقب بہ رائو ہوا اولاد اودے چند
موضع کھمسی پور پرگنہ شمس آباد مین موجود ہی اور نر سنگہ دیو
راجہ کے دوسرے زمیدار گرد نواح اوسکی تعظیم

تکریم کرتے ہین اور نر سنگہ دیو کی اولاد فی بلوہ پرگنہ علی گنج
مین سکونت اختیار کی بعد چندے اوس موضع کی بود وباش
ترک کرکے رام پور سپیرہ مین رہنے لگی راجہ نول سنگہ اوسکی
نسل مین بطور زمیدار بسر اوقات کرنا رہا غرضکہ راجہ جیچند
کی اولاد واجداد گردش فلکی سے سب متفرق وپریشان
ہوگئی اب قنوج خواہ نواح مین اوسکی کوئی نامی اولاد رہی
قنوج قوم راٹھور باقی نرہا عہد سلطنت ہمایون شاہ
سنہ ۹۴۶ ہجری ہمایون شاہ کی جب بمقام بہار و بنارس مین بہ مقابلہ
شیر خان شکست ہوئی اور شاہ مع فوج بقیہ فرار ہوئی
تعاقب مین تھے شاہ بحالت اضطراب قنوج پار گنگا
کی پہونچی بروقت کشتی عبور کو نملی اور دریای گنگا طغیانی
پر تھی شاہ مع فوج ہمراہی مضطر انہ آگرچاہا کہ اوترجاوے
بہت سی آدمی ہمراہی غرق دریا ہوے اوجس ہاتھی پر

شاہ سوار تھے تاب طغیانی نہ لا کر ہاتھی بی اختیار ہوگیا
اور بادشاہ ہاتھی سے علیحدہ ہوکر طلاطم دریا مین بہا
اتفاق سی نظام سقہ نام دریا مین واسطی پانی کے گیا تھا
اوسکو معلوم ہوا کہ کوئی آدمی دریا مین بہا جاتا ہی اور زندہ ہے
اوسنی جرات کا کام کرکے پگڑی اپنی دریا مین پھینکی بادشاہ
سلامت کی ہاتھہ مین پگڑی آگئی باستطاعت اوس پگڑی
کے کنارے دریائے گنگا پر قنوج صحیح وسلامت پہنچی
مردمان ہمراہی بھی کچھہ زندہ عبور کر آئے تھے قنوج سی
بادشاہ متوجہ آگرہ ہوئے اوسوقت مین محمد سلطان
ہمایون بادشاہ کی جانب سی حاکم قنوج تھا وہ بخوف فوج
شیر شاہ کہ قنوج کے اوس پار آچکی تھی قیام قنوج سے
خطرہ جان سمجھہ کر روانہ آگرہ ہوا ہمایون شاہ نے
آگرہ مین پہونچکر از سر نو جمعیت وہمراہی فوج کی

تھوڑے عرصہ مین قریب ایک لاکھ سوار و پیادہ جمع
کرکے قنوج کے گنگا پار مورچہ قایم کیا اور شیر شاہ بھی
مقابل شاہ آکر صف آرا ہوا زمانہ کی گردش سے شکست
شاہ ہوئی اور فوج شاہی نے مع بادشاہ راہ فرار
کی لی اوسوقت بھی آٹھ ہزار مغل فوج شاہی سے غرق
دریای گنگ زیر قنوج ہوئی اور روایت ہے کہ نظام
سقہ کو جسنے بادشاہ کو ڈوبتے سے بچایا اوس صلہ مین
ایکروز کی بادشاہت کو بادشاہ نے حسب الالتماس
اوسکی کے بخشی سقہ نے سکہ چرمی اپنے نام کا جاری کیا
کہ ابتک مشہور خاص و عام ہے عہد سلطنت
تواریخ فرشتہ و فرخ آباد — جلال الدین محمد اکبر بادشاہ پہ بلدہ قنوج مع علاقہ — سنہ ٩٦٣ ہجری
مفصلۂ ذیل تعلق اوسکی شامل صوبہ آگرہ جاگیر مین
ناظم السلطنۃ نواب منعم خان خان خانان کے رہا

محمد آباد بھوجپور شمس آباد پہاڑہ چھبرامئو
تالگرام سکت پور سورکہ سکراوہ قنوج
ترواٹہیا اعظم نگر پٹیالی بیرنہ کمپل امرت پور
کھاکٹ مئو پرم نگر عہد سلطنت جہانگیر بادشاہ
۱۰۱۴ہجری سنہ عہد سلطنت جہانگیر بادشاہ مین یہ سرکار قنوج مع متعلقات
اوسکی جاگیر مین روپ چند خدمتگار خاص بادشاہی کو
بلا توجہ حسن خدمت منصب ہزاری ذات و یابوسوار کا
خدمتگار کو عطا کیا پندرہ برس روپ چند حاکم رہا من بعد
رستم خان حاکم مقرر ہوا اخیر عہد سلطنت جہانگیر بادشاہ
جاگیر مین عبدالرحیم خانخانان ولد بیرم خان کے
عطا ہوئی مدت تک دار السلطنتہ عبدالرحیم خان
کا عزنا کا قنوج رہا عہد سلطنت شاہجہان بادشاہ
بیچ عہد سلطنت شاہجہان بادشاہ کی یہ قنوج مع متعلقات

جاگیر مین صدر جہان امیر الامرا ساکن پہانی متعلقۂ
توپامئو کے رہا صدر جہان مقرب بادشاہ تھا ایک
مرتبہ بذریعہ ایلچی شاہ عباس ایران مین گیا آدمی لیّق
اور نہایت دانشمند تھا ایک علامت مکانات منہدمہ
الحال مثل ویرانہ کی قنوج مین موجود ہے عہد سلطنت
اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ عہد سلطنت عالمگیر
بادشاہ مین خانزمان حاکم قنوج مقرر تھا بادشاہ عالمگیر
بھی مع فوج وارد قنوج ہوا تھا یعنی واسطے مقابلہ شاہ
شجاع سے کہ جب اله آباد مین دخل کر لیا عالمگیر مع فوج
کثیر راہ قنوج سی مکن پور ہوتی ہوئے جانب اله آباد مقابل
شاہ شجاع صف آرا ہوا تھا عہد سلطنت اورنگ
زیب مین سرکار قنوج مین تیس ۳۰ محال جمعی تیس ۳۰ لاکھ
اکسٹھ ۶۱ ہزار سرسٹھ ۶۷ روپیہ کی تھی بعد عالمگیر سلطنت

اہل اسلام مین روز بروز ضعف آنی لگا محمد معظم الملقب
شاہ عالم تخت نشین دہلی ہوا اگر باہم برادران جھگڑا ہا
برای نام چھہ برس ایکماہ بادشاہ رہی سن اجد دو برس
مین محمد اعظم شاہ جہاندار شاہ و عظیم الشان و رفیع الشان
و خجستہ اختر جہان شاہ د و دو چار مہینے کو سب تخت نشین
ہوی پر تسلط و انتظام ملک مین تخلل و فتور رہا آیا ؛ ؛
جلال الدین فرخ سیر ۱۷۱۲ عیسوی مطابق ۲۴ سنہ ۱۱۲
جلال الدین فرخ سیر ۱۷۱۲ ع روز پنجشنبہ کو تخت نشین
سلطنت دہلی کا ہوا ایس عہد سلطنت فرخ سیر سی قنوج
دخل محمد خان بنگش کار ہا حال ریاست بنگش کا
مختصر یہ ہی کہ عہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر
تاریخ ضلع فرخ آباد سی تصحیح نام کی جای عین خان
باپ محمد خان افغانستان سی آکر مو رشید آباد

عرف شمس آباد مین مقیم ہوا اور زمرہ سواران ایک
رسالہ مین نوکر رہا محمد خان اونکا لڑکا اپنی کم عمری سے
ذی حوصلہ تھا اول پاس محمد یسین خان رئیس مئو
رشید آباد کہ سرکار راجہ چھتر پال والی بوندیل کھنڈ مین
چار ہزار سوار ونکا رسالہ دار تھا نوکر ہوا بعد مرنے
محمد یسین خان کی جملہ سواران محمد یسین خان کی رفیق محمد خان
ہوگئے اوسنے اونکے وسیلہ سی دو تین قلعہ فتح کئے اور قدرے
دولت و ثروت حاصل کی اس عرصہ مین راجہ دتیا نے
انتقال کیا اور درمیان پرتھی سنگھ و رام چندر پسران
راجہ دتیا نفاق ہوا محمد خان شریک رام چندر ہوا
اور مقابلہ لڑائی کا ہوا محمد خان نے پرتھی سنگھ کو
قتل کیا رام چندر مالک علاقہ و گدی نشین ہوا اوسنی
بہت کچھ انعام و اکرام بصلہ اس فتح کی محمد خان کو

کو دیا اس خدمت نمایان سی قوت و شوکت و ثروت
محمد خان اور بھی بڑھ گئی قریب بارہ ہزار سوار جوان
جری کو دلاور محمد خان کی پاس تھی جب فرخ سیر
و جہاندار شاہ مین مقابلہ ہوا فرخ سیر نی بسازش سادات
بارہہ محمد خان کو اپنی مدد کو طلب کیا محمد خان مع فوج
چیدہ اپنی حاضر ہوا بادشاہ فرخ سیر نے ہراول
فوج شاہی کا محمد خان کو مقرر فرمایا فرخ سیر کی
فتح ہوئی کارہای نمایان خان موصوف سی ظہور
مین آئی اس صلہ مین فرخ سیر نے ۱۱۲۴ھ ہجری
مین منصب چار ہزاری و جاگیر محال کالپی و
کونچ سونڈہ مہوبہ سری جالون سرفراز
کیا محمد شاہ بعد وفات فرخ سیر محمد ابو البرکات
و شمس الدین رفیع الدولہ آٹھ مہینے کے عرصہ مین

دو آدمی سے نے سلطنت دہلی پر بخت آزمائی کی ملک مین
بدنظمی رہی آخرش ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۱۳۱ ہجری مطابق
سنہ ۱۷۱۸ع محمد شاہ تخت نشین سلطنت دہلی ہوئی اور عہد
سلطنت فرخ سیر سے سادات بارہہ کا اقتدار و قدرت
حد سے زائد سلطنت دہلی پر بڑہ گئی تھے جسکو چاہتے
تھے تخت سلطنت پر بیٹھا دیتے تھے کسیکو مجال قدرت
سادات بارہہ کی مقابل نہ تھی یہانتک نخوت ہوئی
کہ برملا کہتے تھے کہ سلطنت دہلی ہماری پیر کی جوتی
مین ہے جسکی سر پر رکھہ دیوین وہ بادشاہ دہلی ہو جاوے
جو نتیجہ تکبر کا یہ ہوا کہ محمد شاہ بادشاہ خود سری سادات
بارہہ کہ در خور امور سلطنت مین تھی بیرہم ہو کر درپئے
تخریب سادات ہوئی سادات بارہہ بھی مطلع ہو کر
آمادہ ہنگامہ و نبرد ہوئی دونو طرف سے صف آرا ہوئے

سادات بارھہ نے بہ توقع اپنے احسانات وعنایات سابقہ
کے محمد خان سے مدد طلب کی مگر اوسنے بپاس حق نمک شاہ
دہلی سادات مذکور کو مدد نہ دی بلکہ برخلاف اونکے
مع پندرہ ہزار سوار وپیادہ انتخابی ہمراہ لشکر ظفر پیکر
بادشاہ کے ہوا بعد قتل سادات بارھہ عیوض نمک
حلالی وامداد دہی کے بادشاہ نے محمد خان کو بہ عطاے
منصب ہفت ہزاری وخطاب غضنفر جنگ شمشیر
وخنجر واسپ وفیل وسرپیچ وجیغہ وصوبہ داری اکبرآباد
وہفت لکہ روپیہ نقد وجاگیر بھوجپور وشمس آباد سواے
جاگیر سابقہ کے ممتاز وسرفراز فرمایا اور جملہ رفقا اور
لڑکوں وچیلونکو علی قدر مراتب خلعت وجاگیرات
عطا کی اسوجہ سے قنوج پر بھی دخل محمد خان تھا از آن بعد
حضور بادشاہ سے محمد خان کو صوبہ داری اجمیر

و مالوہ و الہ آباد سنہ ۱۱۴۳ ہجری مین عطا ہوئی محمد شاہ
بادشاہ کے عہد مین محمد خان سے زیادہ کسیکا قرب منزلت
نہ تھا جو کچھ اختیار سلطنت مین تھا محمد خان کو تھا
آخر آخر یہانتک ترقی ہوئی کہ سرحد کول سے تا شاہ پور
اکبر پور قریب ایک سو کوس کی عملداری محمد خان تھی
اور شہر فرخ آباد محمد خان نے نام سے فرخ سیر کے آباد کیا محمد خان
نے صوبہ اکبر آباد ٹھوڑی خان اپنے چیلے کو نائب کیا اسیطرح
اور اور علاقوں پر بھائی بھتیجے چیلوں کو نائب مقرر کر دیا
دے بہ صواب دید محمد خان حکمران رہتے اس عرصہ مین
دلیپ سنگہ راجہ مین پوری نے سر یورش کا اوٹھایا
محمد خان غضنفر جنگ نے راجہ کو قتل کر کے جسونت سنگہ
اوسکے بیٹے کو مسند ریاست مین پوری پر متمکن کر کے خود
صوبہ الہ آباد مین روانہ ہوا الہ آباد کے دکھن جمنا پار

که بوندیل کھنڈی بوندیلون نی بدعت کر رکھی تھی یہانتک
که بوندیلی مرہٹون سی مدد حاصل کر کے محمد خان
غضنفر جنگ پر حمله آور ہوئی محمد خان کی شکست ہوئی
محمد خان کو زنده پکڑ کر قلعه جیت گڈه مین قید کیا اس حالت
مین اسکا بیٹا مع قائم خان مع فوج جرار کو واسطے
خلاصی باپ کی پہونچا سنه ۱۱۴۲ ہجری مین قائم خان نے
اپنی باپ کو قید سی رہا کرا دیا صوبه داری اله آباد بادشاه
کی باعث مغلوبیت محمد خان سی لیکر دوسرا صوبه دار
مقرر کیا سنه ۱۱۴۳ ہجری مین محمد خان و ملہار راؤ مرہٹہ سی
مقابله ہوا اور محمد خان نے فتح پائی تب سنه ۱۱۴۴ ہجری
مین پھر صوبه الہ آباد پر دخل محمد خان ہوا سنه ۱۱۵۶ ہجری مین
عارضه دنبل گلو سی دوسری ذیقعده روز پنجشنبه کو وفات
پائی اور حیات باغ واقع موضع نیک پور متصل مئو دروازه

شہر پناہ فرخ آباد مین دفن ہوا اور قائم خان بیٹا محمد خان
بجای باپ مسند نشین ہو کر بخطاب قائم جنگ مشہور ہوا
اور عہدۂ وزارت پر محمد شاہ نے نواب سعادت خان
کو بخطاب برہان الملک کہ اصل نام میر محمد امین نصیر
نیشاپوری تھا ۱۱۳۶ھ مین بیچ شاہجہان آباد کی آیا تھا
ہنگامہ نادر شاہی مین اوس سی کچھہ خدمت پسندیدہ ظہور
مین آئی تھی اس وجہ سی مقرب بادشاہ ہو گیا رفتہ
رفتہ رتبہ وزارت پر پہونچا اور صوبہ اودہ کہ عہد جلال الدین
اکبر بادشاہ سی جاگیر مین وزیر کی رہا آیا پچاس لاکھہ کی
آمدنی تھی سعادت خان کی نام زد ہوی پس شاہ آباد
عرف قنوج اسیطرف گنگا کے دخل محمد خان بنگش و گنگا
پار علاقہ صوبہ اودہ مین دخل وزیر الملک کا تھا نواب
سعادت خان شاہجہان آباد مین حاضر باش رہتا یہان

یہان لکھنؤ مین راجہ جی سنگہ نامی چھتری ملازم نواب
کارپرداز مقرر تھا ۱۱۵۱ہجری مین سعادت خان نے
انتقال کیا نواب صفدر جنگ ہمشیر زادہ ونیز داماد سعادت خان
بجاے نواب سعادت خان حضور محمد شاہ سے خلعت
وزارت پر ممتاز ہوا یہہ نواب بڑا دلیر اور صاحب تدبیر تھا
مقرب بادشاہ دہلی رہا اور جب احمد خان ابدالی کی
شورش ہندوستان مین ہوئی اور مثل نادر شاہ کے
ہندوستان مین آکر تھلکہ ڈال دیا تھا ہمراہ لشکر شاہی رفاقت
مین شہزادہ احمد شاہ صفدر جنگ نے داد شجاعت دی
لہذا اور بھی مقرب درگاہ ہوا اور بعد فتح یابی کے شاہزادہ
موصوف سے صفدر جنگ روانہ دہلی ہوا راستہ مین
خبر وفات محمد شاہ کی معلوم ہوئی اس خبر کی افشا
ہوتی تھی صفدر جنگ نے چھتر شاہی احمد شاہ

کے سر پر پھرا یا احمد شاہ بادشاہ و صفدر جنگ معہ
ارکین درگاہ جو ہمرکاب شاہزادہ تھے سبھون نے نذرین
دین اس عالدوین احمد شاہ نے بھی عمدہ وزارت کا
خلعت بخشا ہرچند اکثر امرا و ارکین سلطنت کو خوش نہ آیا
مگر اقبال صفدر جنگ عروج پر تھا کسیکی مخالفت پیش نگی
سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین کمال اولوالعزمی سی علی محمد خان روہیلہ
اپنی مخالف کو فریب سی قتل کرا کر اپنا تسلط قرار واقعی صفدر جنگ
نے کرلیا قائم جنگ کو واسطی ضبطی مال و اسباب علی محمد خان
روہیلہ سردار روہیل کھنڈ با فوج جرار مقرر کیا ہرچند نواب
حافظ رحمت خان و نواب دوندے خان وغیرہ سرداران
تابعین علی محمد خان و نواب سعد اللہ خان پسر علی محمد خان
نے عاجزی سی درخواست صلح کی مگر قائم جنگ نے باغوائے
محمود خان کے جوکہ اسکی فوج کا مدار المہام تھا صلح

قبول نکی ناچار روہیلہ بھی برسر مقابلہ ہوئی دسوین
ذی حجہ سنہ ۱۱۶۲ کو لڑائی شروع ہوئی اور تاریخ پندرھوین
ماہ مذکور کو قائم جنگ لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی بھائی
قادر خان وہادی خان اور چند سردار اور بعض بنگش و فوج
شاہی اس معرکہ مین کام آئی امام خان اوسکا بھائی
باجازت والدہ بلا اذن بادشاہ مسند نشین ہوا صفدر جنگ
و احمد شاہ بادشاہ نے نواحی کول مین آکر اوسکو گرفتار
کیا اور قلعہ الہ آباد مین پہونچکر مروا ڈالا ازان بعد والدہ
قائم جنگ کو بھی قید کیا بعد دینے ساٹھ لاکھ روپیہ وہ
قید سے رہا ہوئی اور بادشاہ مع صفدر جنگ بعد ضبطی
کل ملک بنگش کے دہلی کو لوٹ گئی صرف فرخ آباد
مع بارہ گاؤن گرد نواح کے قائم جنگ کی والدہ پر بحال
رکھا اور ملک بنگش سب سپرد صفدر جنگ وزیر الممالک کی ہوا

صفدر جنگ وزیر الممالک صفدر جنگ وزیر الممالک نے
راجہ نول رائے اپنی بابکو عامل ممالک منضبط بنگش پر
مقرر فرمایا راجہ نول رائے قنوج مین مقیم ہوکر نظم
ونسق ملک منضبط بنگش کرتا تھا بعد چندے والدہ قائم جنگ
نے اپنی سوتیلی لڑکے احمد خان عرف غالب جنگ کو
مسند نشین کیا اور وہ باتفاق افغان مئو رشید آباد
راجہ نول رائے پر حملہ آور ہوا دسوین رمضان ۱۱۶۳ سنہ ہجری
کو موضع سمدھن پرگنہ تالگرام کہ قنوج سی نوکوس اثنائے راہ
فرخ آباد مین ہے راجہ نول رائے و احمد خان سی کارزار
رستمانہ ظہور مین آیا آخرش راجہ نول رائے مارا گیا احمد خان
نے قنوج اور دوسرے اپنے ملک مقبوضہ پر دخل کر لیا
صفدر جنگ یہہ حال سنکر بہ امداد سورج مل جاٹ والے
بھرت پور و اسماعیل خان مع ساٹھہ ستر ہزار سوار

وپیادہ کے بمقابلہ احمد خان دہلی سے روانہ ہوے
احمد خان بنگش نے بھی اپنی فوج افغانون کو کہ ایک
ایک دلاور و شجاع تھے ساتھ لیکر بمقابلہ وزیر صفدر آ موا
رستم خان ایک نامی سردار بنگش مقابلہ فوج جالون
مین مارا گیا مگر احمد خان اپنی فوج کا خوب انتظام کر کے
صفدر جنگ وزیر کی فوج پر حملہ آور ہوا معرکہ کارزار
توپ و بندوق سے گذر کر کوتہ یراقی کی نوبت آئی
صفدر جنگ نے زخمی ہو کر راہ فرار کی جانب دہلی کے
لی فوج بھی سب منتشر ہو گئی احمد خان بعد فتح پانے کے
محمود خان کو معہ فوج افاغنہ بطرف لکھنؤ خاص جاگیر
وزیر الملک پر اور سردارونکو جانب الہ آباد و اٹاوہ
و تالگرام و بھیونڈ و قنوج و شکوہ آباد و سانڈی پالی
وغیرہ روانہ کیا حیدر قلیخان نائب صفدر جنگ الہ آباد

مین تھا شادیخان مع فوج افاغنہ واسطے انتزاع
قلعہ الہ آباد پہونچا حیدر قلیخان مع فوج متعینہ قلعہ
وسپاہ پرتاب سنگہ گوڑہ جہان آباد مین آکر مقابل ہوا
شادی خان شکست کھاکر فرخ آباد کی جانب فرار
ہوا احمد خان حال شکست شادیخان سنکر مع فوج
جرار عازم الہ آباد ہوا محمود خان پسر احمد خان نے
جو لکھنؤ مین پہونچکر دخل کرلیا تھا شیخ زادہاے
ملک زادگان لکھنؤ وکاکوری نے متفق ہوکر محمود خان
وفوج متعینہ کو لکھنؤ سے نکال دیا اور اسطرف
جمادی الاول ۱۱۶۴ ہجری مین صفدر جنگ وزیر
شادل خان عامل احمد خان بنگش کول جلیسر مین تھا
یورش کی اور شادل خان کو شکست دیکر نکالدیا
یہہ خبر سنکر احمد خان ومحمود خان محاصرہ قلعہ الہ آباد

لکھنؤ چھوڑکر فرخ آباد مین آئے اور قلعہ فتح گڈھ مین مورچہ
بندی کی تیاری کی فوج میرٹھ وجاٹ معاون صفدر جنگ نے
موقع پاکر شہر فرخ آباد مئو کو خوب لوٹا اور شیخ زادگان
لکھنؤ نے صفدر جنگ کو لکھا کہ فوج معقول لکھنؤ تعین
کرو غنیم کو ہم نے نکالدیا پہر صفدر جنگ نے کچھ فوج معتمد لکھنؤ کو
روانہ کی احمد خان بنگش اس چپقلش مین بجان تنگ ہوکر
معرفت حافظ رحمت خان بریلی والے کی صلح کی غرضکہ
وزیر الممالک کی طرف سے فرخ آباد مع ساڑھے سولہ محال
جمعی سولہ لاکھ روپیہ اوسکو عنایت ہوے چند علاقہ بنگش
وزیر الممالک نے عوض جانفشانی وامداد دہی سپرد مرہٹون
کے کیے اس عرصہ مین بادشاہ کی مزاج کو لوگون نے صفدر جنگ
کی طرف سے مکدر کردیا صفدر جنگ لکھنؤ کو چلے آئے اور صوبہ
اودہ اور جو ملک بنگش کا لیا تھا نظم ونسق قرار واقعی

کرکر دار الحکومت فیض آباد اپنا قرار دیا ۱۱۸۵ھ مین بیچ مقام
فیض آباد کے وفات پائی لاش اونکی شاہجہان آباد مین قریب
درگاہ شاہ مردان کی دفن کی اور استخوان کربلا بھجوائی گئے

نواب شجاع الدولہ بہادر نواب شجاع الدولہ بہادر ۱۱۶۷
ہجری مین ۲۶ برس کی عمر مین بجای صفدر جنگ اپنے والد کی مسند نشین
صوبہ اودہ مقام فیض آباد مین ہوئی اوسوقت سلطنت دہلی مین تخلل
وتنزل عظیم واقع تھا ارکین سلطنت کی نااتفاقی باہمی جسکا قابو
ہوتا وہ خاطرخواہ اپنی شاہزادہ مین جسکو چاہتا بادشاہ بناتا پھر اوسکو
معزول کرکے دوسرے کو تخت پر بٹھاتا آخرش عماد الملک
ودیگر وزرای سلطنت نے شاہزادہ علی گوہر شاہ عالم کو تخت
نشین کیا اور لوگون نے چاہا کہ شاہزادہ کو سلطنت
سے خارج کرے شاہ عالم اس وجہ سے الہ آباد مین آکر مقیم
ہوئے واحمد شاہ درانی بہ مدد شاہ عالم و تنبیہ و تادیب

قوم مرہٹہ مع فوج ولایتی متوجہ ہندوستان ہوا مرہٹون
نے بہ جمعیت پچیس لاکھ فوج لیکر دہلی کو گھیر لیا شجاع الدولہ
حسب ایمائے احمد شاہ درانی و پاس مذہبی کی مع فوج
اپنی شریک سلطان ہوا اور لڑائی مرہٹون مین کارنمایان
شجاع الدولہ کیطرف سی ظہور مین آیا مرہٹون کی شکست
ہوئی بعد اس معرکہ کے نواب بادشاہ سی رخصت ہوکر
اپنی دار الریاست مین واپس ائے اوسوقت بھی قنوج
پر عمل و دخل شاہ اودہ کا تھا بعد چندی مسمی امراؤ گر گوشائین
نواب شجاع الدولہ سے منحرف ہوکر احمد خان بنگش
کے پاس اکر نوکر ہوا نواب شجاع الدولہ کو ناگوار ہوا
نواب نے بنگش کو لکھا کہ امراؤ گر کو نکال دو مگر احمد خان
نے انکار کیا شجاع الدولہ مقام قنوج مین اکر مع فوج
کا واسطی مقابلہ احمد خان کے کیا بڑی فوج نواب کے ساتھ آئی

اور مرہٹون اور جاٹون کی مدد بھی تھی قریب تھا کہ طرفین
سے آتش جنگ و جدل مشتعل ہو نواب نجیب الدولہ
مدد و معاون احمد خان ہوئے اور اُنکو نکال دیا شجاع الدولہ
مع فوج اودہ کو واپس ہوئی ۱۱۷۵ سے رسیدہ بود بلاے ولی
بخیر گذشت نواب شجاع الدولہ کی طرف سے ایک حاکم
قنوج مین رہتا تھا یہ علاقہ قبض و دخل تصرف وزیر الملک
اودہ کے رہا اور ظاہر کہ عالمگیر اورنگ زیب کی عہد مین
تیس ۳۰ محال سرکار قنوج کے متعلق تھا چنانچہ ساڑہے
سولہ محال بنگش سے تعلق تھا اور ساڑہے تیرہ محال
قنوج متعلق اودہ رہا نواب شجاع الدولہ نے بعد شکست
اپنی سرکار انگلشیہ بہادر مقام بکسر سے آمدنی ملک اودہ
مفتوحہ سے حصہ ۱/۳ سرکار انگلشیہ بہادر کو دینا قبول کیا
غرضکہ محال ملک اودہ سے بقدر ۱/۳ سرکار

انگلشیہ بہادر مین دیتی رہے اور دس آنہ اپنی تصرف مین
رکھا اوسوقت دو کروڑ ستر لاکھہ کا ملک نواب وزیر کے
قبضہ مین تھا چوبیس ذیقعد ۱۱۸۸ ہجری کو نواب شجاع الدولہ
نے انتقال فرمایا نواب آصف الدولہ بہادر چوبیسوین
ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری کو نواب آصف الدولہ بہادر خلف الرشید
شجاع الدولہ بہادر بمقام فیض آباد مین بعمر ستائیس برس
کی مسند نشین اودہ کے ہوئے بعد چندے نواب موصوف نے
دار الحکومت اپنا لکھنؤ قرار دیا جب سے لکھنؤ کی رونق روز افزون
ہوتی آئی ۲۸ ربیع الاول ۱۲۰۸ کو احمد خان اس دار فانی سے
ملک آخرت کو روانہ ہوا اوسکا لڑکا دلیر ہمت خان مظفر جنگ
جانشین ہوا تھا نواب آصف الدولہ نے ۱۲۰۹ ہجری
مین غلام محمد خان نواب رامپور کو مسند ریاست سے اوتار کر
نواب احمد علیخان کو مسند نشین کیا مظفر جنگ ہمراہ

لشکر نواب کی تھے اوسکی عہد مین نواب آصف الدولہ بہادر
نے دو کمپ انگریزی ایک بمقام کانپور دوسرا بمقام
فرخ آباد معین کیے اور چار لاکھہ پچاس ہزار روپیہ جو نواب
صاحب وزیر لکھنؤ دیتے تھے اس کمپ انگریزی کی تنخواہ
مقرر کی نواب دل دلیر خان بھائی مظفر جنگ نے
دعوی تقسیم ریاست کا کیا مگر بحکم کونسل اوسکا چونتیس ہزار
روپیہ سالانہ مقرر ہو گیا اور حکم ہوا کہ وہ فرخ آباد چھوڑکر
بنارس مین مقیم ہو نواب مظفر جنگ کی دو لڑکے تھے
رستم علیخان و امداد حسین خان رستم علیخان نے
تاریخ ۱۸ ربیع الثانی ۱۲۱۱ ہجری کو امداد حسین خان
اپنی بھائی کو زہر دیا نواب آصف الدولہ نے رستم علیخان
کو مسند سی اوٹھاکر ناصر جنگ پسر امداد حسین خان کو
مسند نشین کیا اور امین الدولہ مظفر جنگ کو اسکا نائب

اور خواجہ الماس علیخان کو حاکم قنوج و متعلقات اوسکی
مقرر فرمایا مہدی گھاٹ پر بیان الماس علیخان جہان
اب بنگلہ و کوٹھی نیل مکفول صاحب سوداگر ہی چھاؤنی
فوج کی ڈالی اوسی جگہہ تک موضع میان گنج
الماس علیخان نے آباد کرایا کہ ابتک متعلق قنوج ہی ۲۸ ربیع الاول
سنہ ۱۲۱۲ ہجری کو جمعہ کے روز نواب آصف الدولہ بہادر نے
۵۱ برس کی عمر مین انتقال کیا تئیس ۲۳ برس چند مہینے
مسند آراے ریاست رہے نواب وزیر علیخان ۲۸
ربیع الاول سنہ ۱۲۱۲ ہجری کو وزیر علیخان بجاے نواب
آصف الدولہ مسند نشین امارت ہوئی تھوڑے عرصہ مین
غدر مچادیا اور چند حرکات بے ادبی گستاخی صاحبان
انگریز بہادر سے کی اور چیری صاحب حاکم بنارس کو
مارا دو مہینے چند روز بعد تیسری شعبان سنہ ۱۲۱۲ ہجری کو فرار ہو گیا

فصل سوم نواب سعادت علیخان نواب

سعادت علیخان بحکم سرکار انگریز بہادر بنارس سے آکر

مسند آرائے ریاست اودہ ہوئے جو کہ نواب صاحب

بڑے منتظم و مدبر و سرد و گرم زمانہ دیکھے تھے نظم و نسق

ملک بعنوان شایستہ کیا اور اخراجات فضول جو عہد

نواب آصف الدولہ مین تھا اوسکو تخفیف کر کے

جو آمدنی ملک سے بچائے ہر کہ عہد آصف الدولہ مین

حق سرکار انگریز بہادر چار آنہ قرار پایا تھا نواب سعادت علیخان

نے تاریخ پندرہوین فروری ۱۸۰۲ء عیسوی کو ملک

مفصلۂ ذیل مع قنوج سرکار انگریز بہادر کہ اوس زمانہ

تک الماس علیخان حاکم قنوج تھا عوض زر نقد

چار آنہ تفویض فرمایا فرخ آباد مع قنوج محالات ہیرپور

چکلہ کوڑہ وکڑا اعظم گڈہ بٹول گورکھپور صوبہ الہ آباد

چکلہ بریلی باندہ ماہل ضلع اعظم گڈہ نواب ناصر جنگ
بہادر علاقہ ناصر جنگ متعلقات فرخ آباد پر بہ قدر
ساڑہی سولہ محال وخیل تھے مگر ہمیشہ بباعث یورش
جاٹون ومرہٹون سے ناصر جنگ نہایت حیران
وپریشان رہتے آخرش سرکار انگریز بہادر کو تحریر
عہدنامہ چوتہی جون ۱۸۰۳ء کو علاقہ تفویض کیا اور سرکار
کمپنی انگریز بہادر سے نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن بشرط دولت
خواہی وخیر اندیشی نوہزار روپیہ ماہواری نواب ناصر جنگ
ودوہزار خرچ امام باڑہ تین ہزار تین سو خرچ بیگمات
سوائے تنخواہ ذی حقان مقرر فرمایا موضع سرای نعمت پور
وحویلی ہائے بیرون شہر فرخ آباد واملاک رانی صاحبہ
نواب صاحب کی تفویض ہے غرضکہ موافق شرط
عہدنامہ سرکار کمپنی بہادر پیشکش نقدی عوض علاقہ

دیتو آسے ۲۸ محرم سنہ ۱۲۲۸ ہجری کو ناصر جنگ نے
انتقال کیا خادم حسین شوکت جنگ خادم حسین
خان شوکت جنگ اسکا لڑکا مسند نشین ہوا اوسکی
صغیر سنی کی وجہ سی منشی خدابخش بطور نائب کے
کام کرتی رہے شوکت جنگ نے اونتیس ۱۹ شوال سنہ ۱۲۲۵ ہجری کو
مقام شاہجہان آباد مین بعارضہ چیچک جان بقابض
الارواح سونپی نواب تجمل حسین ظفر جنگ
بعد تجمل حسین خان ظفر جنگ جانشین ہوا چونکہ وہ
صغر سن تھا اس سبب سی ریاست تفویض نائب
کی رہی جبکہ وہ سن تمیز کو پہونچے خود اختیار ریاست
ملا مگر افسوس کہ یہہ رئیس اپنی نوجوانی مین نومبر سنہ ۱۸۴۶ع
مین فوت ہوا نواب تفضل حسین خان بعد
نواب تجمل حسین خان تفضل حسین خان سنہ ۱۸۴۶ع

مین جانشین ہوی موافق شروط عہدنامہ زرنقد سرکار
سے ملتا رہا اوسمین بعیش وعشرت بسر اوقات ہوتی
رہی سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر نے بعد لینی ملک نواب
وزیر اودہ وفرخ آباد کے انتظام ضلع جات دو قسم پر
موافق ہدایت قانون فرمایا ملک یورپ تا بنارس ملقب
مفتوحہ واله آباد سے تا کاسگنج ملک مقبوضہ تب سے
یہ قنوج خاص ایک پرگنہ قرار پاکر ضلع کانپور مین
شامل کیا گیا چنانچہ ۱۸۳۶ء تک داخل ضلع کانپور
رہا ۱۸۳۷ء مین جب بندوبست قانون ہفتم ۱۸۲۲ء
کا ہوا یہہ قنوج کانپور سے نکل کر ضلع فرخ آباد مین
شامل ہوا ایک کچہری تحصیلی ومنصفی وتھانہ قنوج مین
قرار پایا ۱۸۵۷ء مین جب ملک ہندوستان مین
باعث برخلافی سپاہیان ناعاقبت اندیش وبدمعاشان

ستمر و کیش سے غدر ہوا نواب تفضل حسین خان بنگش
رئیس فرخ آباد نے بمدد سپاہیان پلٹن موسومہ
ڈبائی فرخ آباد و قنوج کو صاحبان انگریز بہادر سے
خالی کرا کر عمل و دخل کر لیا قنوج مین بھی تحصیل و
تھانہ مقرر کیا تھوڑے عرصہ مین جب فوج سرکار واسطے
تنبیہ و تادیب باغیان کے آئی افواج تفضل حسین خان
کشتہ و خستہ ہو کر فرار ہوئی سرکار ابد پائدار نے بدستور
قبض و دخل کر لیا نواب تفضل حسین خان نے خلاف
عہدی کر کے بغاوت اختیار کی سرکار نے بہ ثبوت
جرم بغاوت کچھہ زاد راہ دیکر مکہ معظمہ کو انھین روانہ کیا

فصل چہارم حال آبادی قنوج

یہہ قصبہ قنوج کسی زمانہ مین ایسا آباد تھا کہ کوئی دوسرا شہر ہندوستان
کا نہ تھا سوائے کتب تواریخ دلیل ساطع ہے

کہ ایام برسات مین جب پانی برس جاتا ہے
کوسون مترلون تک مسلسل علامت عمارات پختہ نظر
آتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ رفعت وشوکت وآبادی
مین مثل قنوج ہندوستان مین کوئی شہر نرہا ہوگا
اینٹ پتھر وکنکر کا یہہ حال ہے جس مقام پر جو چاہے
کھود کر نکال لیوی کوئی مانع ومزاحم نہین اب آبادی
قصبہ صرف ڈیرہ دو کوس رہ گئی اوسکا بھی یہہ حال ہے
کہ نشیب وفراز وبالکل کھنڈہل وویرانہ کہ دن دوپہر
جانوران صحرائی مسکن رکھتے ہین اور کالی ندی
زیر قلعہ روان ہے پانچ مہینے ابتدائی اساڑہ سے
کاتک تک گنگا شامل ندی ہوجاتی ہے باقی
چھہ مہینے کالی ندی وگنگاسے فصل ڈیرہ کوس کا رہتا ہے
آبادی قنوج مین بہ نسبت زمانہ سابق وحال اسقدر

نشیب و فراز ہوگیا ہے اب کنوا وغیرہ جو کھدوای جاتی
ہین تو تینتیس ۳۳ یا بتیس ۳۲ ہاتھ کے نیچے علامت مکانات پختہ
چھت و مکان نکلتی ہین اور دفینہ اکثر اس قصبہ مین نکلتا ہے
عرصہ پچیس برس کا ہوا کہ ایک ڈبہ بھرا ہوا جواہرات کا
مسمی ہنس گوری ساکن قنوج کے مکان مین نکلا
اور سولہ برس کا عرصہ ہوا کہ بائیس عدد خشت طلای
خالص کہ ہر خشت بوزن پاو آثار کے تھی مسمی سید خورشید علی
باشندہ قنوج محلہ کچکیری نے پائین تھین اون اینٹون پر
حروف سنسکرت مین بنام راجہ گادہ کندہ تھی وہ خشت ہاے
سرکار مین ضبط ہوئین اکثر دفینہ نکلتا ہی یا خفا لوگ
متصرف ہوتے ہین واشرفی و روپیہ و پیسا متفرق
عہد راجہ ہاے سلف ایام برسات مین تو بکثرت نکلتا ہے
غربا و محتاج ڈھونڈھا کرتے ہین بقدر مقدر ملجاتا ہے

بقیمت قلیل سونار و صراف کے ہاتھہ فروخت کرتی ہین
جوکہ اکثر حکام وصاحبان والاشان انگریز بہادر و
روساء ہندستانی سابق سکہ ہاے زمان سلف
ہین سناران و صرافان کو قیمت زاید دیکر خرید کرتے
ہین چنانچہ مولف نے عرصہ پانچ برس مین حسب
فرمائش و بھیجی قیمت کی جناب والا قدر بیلی تھارن ہل
صاحب بہادر جج سہارنپور و خداوند نعمت قدر
قدرت فلک سطوت جان بیلی صاحب سکرترا اعظم
امیر کبیر نایب السلطنت گورنر جنرل بہادر صد ہا روپیہ کی
اشرفی و روپیہ پیسا خرید کرکے روانہ خدمت صاحبان
موصوفان کیا اس قصبہ کی آب وہوا معتدل ہے
بیماری کم ہان کسیقدر بیماری فصلی بخار و تپ لرزہ
ہوا کرتی ہے پانی کو ونکا اندر شہر کے شور ہے

چند کوئین شہر کے باہر ہین پانی اونکا شیرین و خوشگوار ہے
جو آبادی قریب کالی ندی کے ہی وہ لوگ پانی ندی کا
استعمال مین رکھتے ہین باقی لوگ جو فاصلہ پر ندی سے
آباد ہین اونکو پانی کی بڑی تکلیف رہتی ہے پانی شور
دوسرے کام مین صرف کرتے ہین ایک دو گھڑا پانی
شیرین جو خرید کرتے ہین اوسکو پیتے ہین پاؤ آنہ کو ایک
گھڑا پانی شیرین ملتا ہے اوسکو بڑی احتیاط سے
صرف مین لاتے ہین اس قصبہ مین نصف سی زیادہ قوم
برہمن اور نصف مین سب قوم ہونگی اہل دول کم محتاج
و مفلوک زیادہ اگر سو مکان پختہ برساتین بوجہ بے
مرمتی منہدم ہوتے ہین تو بدلہ اوسکا شاید ایک ثلث
مرمت و تیار کیے جاتے ہین دو ثلث کھنڈہل و ویرانہ
پڑا ہے صحت اوسکی تفصیل آبادی محلہ جات سے

واضح ہو گی اس قصبہ کے اشخاص علم ناگری و ہندی
مہاجنی بہت پڑھتے ہین علم سنسکرت خواہ فارسی و
عربی و انگریزی کے شایق کم یہان بہ نسبت دوسرے
قصبات شہر پورب و پچھم کے ایک امر لائق توصیف
ہے کہ بہ نسبت دوسری مقامات کی فسق و فجور اس
قصبہ مین کم ہے اس قصبہ مین پنڈت علم سنسکرت
و نیا رو بیاکرن و نجوم کے تو دو ایک شخص ہین الّا کوئی
عالم صرف و نحو و منطق اہل اسلام سے نہین اس قصبہ
مین دو فقیر فے الحال ہین ایک پھول میر مجذوب
قیام اونکا نالہ ہے زبان اونکی فہم مین نہین آتی دوسرے
بابا کشور داس بیراگی کہ عمر اونکی زائد سو برس سے
ہی توکل پر معاش ہے کناری کالی ندی کے رہا کرتے
ہین فی زمانہ اچھی ہین اور ایک طبیب حاذق رجب علی

صاحب بہت اچھی ہین قصبۂ قنوج مین اب پانچ
گانون کی زمین ملحق ہے گنڈرولی و تاجپور و علاؤالدین پور
وعمر پلور کیرت قصبہ کے حدود اربعہ مین شمال
کالی ندی دکھن سرای میران واراضی شیخانہ و گھاگ سرائے
پورب موضع چودھریاپور پچھم مکرندنگر اس
قصبہ مین اونسٹھ ۵۹ محلہ مفصلہ ذیل ہین دیدار گنج
چھیپٹی جبٹ پورہ ٹھکانہ گولہ اندازان بی بی حسینی
حاجیگنج پکریا ٹولہ بالای پل صفدر گنج اجی پال
کچہری ٹولہ میر ویس بغیہ فضل امام خان
چودہرانہ چاہ رانی جوگیانہ محلہ نخاسہ محلہ اتندی دار
ہردیو گنج چوبیسہ ٹھکرانہ جمالی پورہ شیخپورہ بھٹ پوری
محلہ سپاہی ٹھاکر کمنگری ٹولہ محلہ پنساریان قانون گویان
قاضی ٹولہ گڈریا کھیمن محلہ دلاذاق محلہ شیخانہ

بزریہ شیخانہ گوال میدان سرائے بہادر خان بہواری ٹولہ
اسی مین اب مدرسہ سرکاری ہی محلہ فرش
بالا پیر بازار گلان کٹرہ بہادر جنگ محلہ نالواران
احمدی ٹولہ بازار سید محمد محلہ مقری ٹولہ یعنی اہل قرأت
مفتی ٹولہ محتسب ٹولہ میران ٹولہ اجار جان لبن پور
صدر پور کاغذیانہ ملا ٹولہ قاضی ٹولہ مبارک پور
عالمگیر گنج زیر قلعہ خلیفہ ٹولہ بلوچ پورہ اس قصبہ
مین بیچ مہینے کنوار کے میلہ رام لیلا اور محرم مین
تعزیہ داری کا اور بہادون مین میلہ جاترا جینی مذہب اور اسنان
مین رتھہ جاترا اور بہادون بدی مین جنم اشٹمی کا اچھا
ہوتا ہی اور جو جو تہوار ملک دوآبہ مذہب ہنود کی ہوتے
ہین سب اسجگہ ہوا کرتے ہین ایک برت ریاضت
شاقہ مستورات شرفا یہان کرتی ہین دوسرے

مقامات مذہب ہنود مین دیکھا نھین گیا شاید کسی
پوران مین ریاضت مذکورہ لکھی ہوی یعنے پوس
سودے پورنماشی کو تمام روز بے آب و دانہ مستورات
رہتی ہین شام کے وقت نہا کر صرف ایک دہوتی
پہن کر بالا خانہ کی چھت پر تمام رات کھڑی رہ کر
ورد وظائف خواہ بالحان یا صرف نام معبود لیا کرتی ہین
محال کیا کہ زمین مین بیٹھین بلکہ بجز ایک دہوتی
کے دوسرا کپڑا بدن پر رہی سوای طفل شیر خوار کے
مجال کیا کہ وہان جاوے اجتک سنّی مین نھین آیا
کہ اس ریاضت شاقہ مین کوئی عورت بیمار خواہ
جان بحق ہوئی ہو یہ قصبہ قنوج عہد راجہاے
ہندوستان فورٹ ولیم یعنے دار السلطنت تھا حدود
اسکے پورب دریاے شور پچھم ملک کابل وغیرہ

دکھن دریاے شورا و تر کوہ سوالک تھا گویا کل ملک
ہندوستان زیر حکم قنوج کے رہا انقلاب زمانہ سے
عہد عملداری اہل اسلام صرف قنوج ایک سرکار
قرار پائی تیس ۳۰ محال جمعی لٹ لاکھہ اب جیسی عملداری سرکار انگلشیہ بہادر ہوئی قنوج صرف پرگنہ رہگیا
او ہمین بارہ سو ضلع جمعی لہ لاکہ ہے اور
ہر جنس فصل خریف و ربیع یہان پیدا ہوتی ہی پیداوار
اس پرگنہ کی اچھی ہے اکثر کہیت ہین کہ سال مین
تین تین چار چار فصل پیدا ہوتی ہے کنوان اس
پرگنہ مین خام تین چار روپیہ مین تیار ہوتا ہی بیس ۲۰ پچیس ۲۵
برس فراغت سی آب پاشی اوس کنوئین سے
ہوتی ہے ایسی قطع آراضی کے کم ہین جسمین کنوان
نہ ہونا ر ہوئے سی آب پاشی ہوتی ہی الو ڈیل و تما کو

اس پرگنہ مین افراط سے پیدا ہوتا ہی دوسرے شہر و دساور
مین فروخت کو جاتا ہے لکھوکھا روپیہ کا آلو و تماکو و تخم نیل
و شورہ و گاوہ نیل ہر سال پیدا ہوتا ہے اس پرگنہ مین نہر
یا بنبہ نہین کنؤن سی آبپاشی ہوتی ہے اور اسی اسکی اس
قصبہ مین باغات گلاب و بیلا و چنبیلی بہت ہی افراط سی عرق
گلاب و عطر و روغن بیلا و چنبیلی کا تیار ہوتا ہے و باغات
ہرسنگھار و دہائی و انار وغیرہ کے بھی بہت ہین اسیکا خرچ
چھینٹ و فرد وغیرہ جو تیار ہوتی ہین اوسمین بہت ہی علاوہ
اسکی سب قسم کا میوہ پیدا ہوتا ہے باغات انبہ کی کثرت سے
ہین پھل وہی کہ اوسکو عوام صفری بھی کہتی ہین
کم ہوتا ہے و پیوندہ مطلق نہین ہوتا و باغ کیوڑہ کے
ہین اوسمین پھول کیوڑہ و کیتکی ہوتی ہین اور درمیان
کالی ندی و گنگا کے جو بانجھ ہے اوسکو کٹھری کہتی ہین

اکثر مقام ریتی مین زراعت ہوتی ہی اور اکثر مقام مین
تہ ریتی لائق زراعت نہین ہے چھاو وغیرہ کا جنگلہ
ہو گیا ہی اوسمین ہرن سرخ و سیاہ و نیل گاؤ و سور جنگلی
خیل خیل رہتی ہین حکام و شائقان شکار کو اکثر جاتے ہین
شکار گاہ اچھا ہے اس قصبہ کے پورب موضع چودہ پور تا
کنارہ کالی ندی کے ہی اوسمین سو بیت ہین ایام برسات
مین جو بدلی ہوتی ہی موضع مذکور کے باہر باغات و جھاڑی
مین صدہا سور جابجا ناچتے ہین قلعہ جیچند و تفصیل

عمارات زمان سابق و حال موجودہ قنوج

آبادی قنوج کی جانب شمال کنارہ کالی ندی کے قلعہ
راجہ جیچند کا تھا اب ٹیلہ بلند پڑا ہے قدرت خدا و نیرنگی
زمانہ نظر آتی ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ بڑے بڑے راجہ صاحب
تاج و تخت آستانہ بوسی و جبہ سائی قلعہ راجہ جی چند کو

اپنا فخر وعزت سمجھتی تھے تعریف و توصیف قلعہ کی بہت
کچھ لکھی ہے دروازہ قلعہ پر پچاس ہزار فوج سوار وپیادہ
مسلح و کمربستہ پہرہ پر حاضر وموجود رہتی تھی جیسی زوال
واد بار سلطنت راجہ ہاے ہنود آیا تب سے برابر انہدام ہوگیا
ہان ۱۸۴۰ء کے کچھ عمارات زمان سابق قائم تھی کچہری
تحصیلی وپولیس قلعہ مین تھی بعد ۱۸۴۰ء کی مکانات سرکاری
تحصیلی وپولیس سڑک کلان سرای میرا ئمین تیار ہوئی
تب سرکار نے عملہ موجودہ قلعہ نیلام فرمایا نحوست ادبار
ہندوستان سمجھنا چاہئی کہ ایسی قلعہ نامی وگرامی کہ پایہ تخت
راجہ ہنود تھا مسمی کاشی قوم و ہانک کہ پیشہ سور چرائی کا
رکھتا ہے اوسنی خرید کیا اینٹ پتھر اوسکا کھدوا کر فروخت
کر ڈالا اب تختہ زمین ہوگیا ہے اوسمین زراعت ہوتی ہے
ایام برسات مین اکثر روپیہ واشرفی ڈھونڈھنی والونکو ملتی ہے

لوگ بیان کرتے ہین کہ قلعہ مین خزانہ راجہ ہای سلف کا
دفینہ ہے واللہ اعلم بارہ دری آلا اودن سپہ سالار
راجہ جی چند آبادی قنوج کی پچھم و قریب موضع مکرندنگر
بارہ دری سنگین عمارت کی مشہور ہے کہ نشستگاہ آلا اودن
سپہ سالار راجہ جی چند کی تھی کہ شجاعت و دلیری اونکی
زبان زد ہر خاص و عام ہے رزم رستمانہ آلا اودن ایام
برسات مین بطور راگ گاتے ہین رسوئی سیتا اہلیہ
راجہ رامچند یعنی باورچیخانہ یہہ مکان قصبہ قنوج مین
بہت عالیشان زمانۂ قدیم کے عہد دولت اہل اسلام
بنظر تعصب مذہبی کچھ عمارت ترمیم کرکے اہل اسلام
نے بطور مسجد تعمیر کیا ہی چنانچہ اب اوسمین عرصہ دراز سے
نماز جمعہ ہوتی ہے اور یہہ اشعار کندہ ہین ؎ شکر اللہ کہ
بتوفیق خداوند کریم ؛ بو المظفر شہ شاہان جہان ابراہیم

ہم دم عیسی و ہم نام خلیل الرحمان + زانکہ پیدا دو جہان را ید بیضا
چو کلیم + مسجدی ساخت مرتب کہ برین رفعت اوج + چہ کسا
است معلی چہ بنا ہست عظیم + سلخ واقعیدہ سہ بفصد و نود
سر فراز ہمہ زیر قدمش گشت مقیم + مسجد مذکورہ کچھہ مرمت
طلب ہو گئی تھی سید نیاز علی تحصیلدار قنوج ساکن قصبہ
بلگرام نے اوسکی مرمت کی اور قریب پندرہ سو روپیہ کچھہ
اپنے پاس سے اور کچھہ چندہ کرکے صرف کیا از سر نو مرمت
ہوئی اور یہہ اشعار کندہ کرائے ۔ بنای مسجد سلطان
شرق ابراہیم + بلا مبالغہ چون مسجد قبا بینی + کہ ہفت صد
و نود سال بود تعمیرش + سنش بہجری زان تو برملا بینی +
شکست ریخت پس از دقی زمانہ داشت + قریب بود کہ افتاد
تا بپا بینی + بپاس حرمت اسلام سید سند + کہ نور دیدۂ
زہرا و مرتضی بینی + کدام یعنی سعید جہان نیاز علی

که واپ او ز خلد برین خدا بینی ٭ میان عزم به بست از برای
تعمیمش ٭ بیا که حرمت آن آل مصطفی بینی ٭ سروش غیب
دریں زمانه بگفت تاریخش ٭ بتبرک روی ہوس خانۂ خدا بینی
روضۂ منوره مخدوم جلال ثالث یہہ روضہ بھی حضرت
سید جلال ثالث بخاری بن سید رکن الدین بن سید
ناصر الدین بن سید قطب الدین مخدوم ثانی معروف
جہانیان جہانگشت او پہ کنارہ کالی ندی کے بعمارت
سنگین ساخت زبان سلف ہی عمارت مذکور ۸۱۰ ہجری
مین تعمیر ہوئی یہہ اشعار کندہ ہین سہ ۵ اد سنگ پر
بدیع که از چرخ برتر است ٭ ای طاق بے نظیر که با زیب
و زیور است ٭ گشته بنای عہد ہمایون حسین شاہ ٭ کاندر
زمانه داشت جلالش مظفر است ٭ ترتیب کرده شاه
زمان فتح خان ٭ کز فضل حق چنان ہمه او را مسخر است

باواہزار سال جہانش بکام ملک * کین ملک بردوام
بدانش مقرر است ہشتاد و یک ہشتصد از ہجرت نبی
تاریخ ثبت گشت بماہ بعمیر است * ثانی طاق سید احونی
بن خلیل * کافاق از جمال وکمالش منور است * کاتب
حروف عالم مسکین کہ قایل ست * امیدوار مغفرت
از حضرت اکبر ست * اور تاریخ ثانی ایسی روضہ کی ایک
سنگ پر کندہ ہوسے آئین روضۂ اطہر و منور * ثالث لقب
جلال حیدر * بتعمیر شد بری چو بمبود * ہشتاد و یک وہشتصد بود
روضہ حبیب اللہ شاہ یہہ روضہ بھی تعمیر زمان سلف
کے نام سی حبیب اللہ شاہ مرتاض مشہور ہی یہہ اشعار
تعویذ پر کندہ ہین سے عنوان فیض بود سنی تولدش
آندم کہ شد حبیب ہم اسم محمدی * کرد اختیار یوم احد با
سبع صفر * تاریخ ختم یافت بجستم محمدی * روضہ شیخ کبیر عرف

بالا پیر یہہ روضہ ایک ٹیلہ ہے متصل کالی ندی پر واقع
عمارت اوسکی رفیع الشان سنگین اور حاطہ بہت وسیع
وحجرہ وخانقاہ بنا ہی اوسمین دو روضہ ہین ایک روضہ
موسومہ بالا پیر دوسرا روضہ شیخ قادر پسر بالا پیر اوسپر سے
تمام آبادی قنوج نظر آتی ہے اور یہہ اشعار کندہ ہین
شدہ ز ہجرتی یکہزار و پنج چہار ۵ دو شنبہ دوازدہ
بود از مہ رمضان ٭ کہ پیر کامل قطب زمانہ شیخ کبیر ٭ سپہر
علم و عمل بحر دانش و عرفان ٭ بگفت داعی حق را اجابت
بسیکے شد روانہ کرد روان را بہ روضۂ رضوان تاریخ بنای
روضہ تصنیف شیخ قادر روضہ فیض بخش شیخ کبیر
درحقیقت بود بہشت برین ٭ یافت توفیق این
عمارت خوش ٭ شیخ محمدی سپہر صدق و یقین
ہست در لفظ نغز تاریخش ٭ بگمان الف و سبعۃ و خمسین

تاریخ وفات شیخ قادر جو کندہ ہی ؎ شیخ قادر چو رفت
از عالم ٭ گریہ کردند جملہ اہل اللہ ٭ سن و تاریخ از خرد جستیم
گفت شہری زمانت قادر شاہ ٭ یہ دونوں روضہ سنہ ہزار
و پنجاہ و ہفت ہجری مین بعہد سلطنت ابو المظفر شہاب الدین
محمد شاہ قران ثانی بادشاہ غازی تعمیر ہوئی اور
دوسرا ابتیا بالا پیر کا حضرت مہدی نام تھا اوسکا روضہ
نواب بہادر خان ابن دریا خان افغان غوری خیل
داودی نے تیار کرایا اوسپر تاریخ وفات و تعمیر روضہ
کی بعبارت ذیل کندہ ہے ؎ ہزار بود و ہشتاد و ہفت
از ہجرت ٭ گذشتہ شانزدہم روز از محرم ماہ ٭ شب
سہ شنبہ و ہنگام صبحدم بود ٭ کہ آن محمد مہدی سپرد جان باللہ
؎ شیخ مہدی کہ بود پیر جواد ٭ ساخت مسجد خجستہ بنیاد
گر تو خواہی عدد ز بنیادش ٭ در حروف خجستہ مسکن یاد

اور ایک مسجد خندا اس احاطہ مین ہے کہ کتبہ امین بعہد
اورنگ زیب عالمگیر خلیفہ قادری تعمیر ہوئی اور یہ اشعار
کندہ ہین ؎ بعہد شہنشاہ اورنگ زیب ⁂ بنا کرد
مسجد خلیفہ سقیب ⁂ سنہ یکہزار است ہفتاد و چار ⁂ بنا شد
چنین مسجد در دیار ⁂ اور دروازہ پر روضہ کے یہ اشعار
کندہ ہین ؎ صادق برین محمود خان ابن سلیم خان عزیز
ہکردہ در ای از روضہ شیخ کبیری مقتدی ⁂ داد
نشان مہدی زمان در عہد اورنگ زیب شہ ⁂ ہفتاد و
وشش با الف شد خیر الوری ⁂ دوسری دروازہ پر یہ
اشعار کندہ ہے ؎ از محمد مہدی پیر زمان ⁂ شد تبرز
منزل باب الجنان ⁂ سال و تاریخ از خرد جستم ⁂ گفت او خلوا
حصناً حصیناً بالامان مندر گوردہنی یہ مندر آ
آبادی قصبہ قنوج کی جانب پچھم موضع بھوانی پور کے

متصل بہت پرانا اور ساخت اوسکی اگلی زمانہ کی سی ہے
مقام عبادت گاہ پر فضا ریاضت کے لایق کسی زمانہ
مین یہہ مندر عین آبادی شہر قنوج کی اوسط مین
تھا اب تین کوس کا فصل آبادی سی باعث ویرانی
ہوگیا ہے اس مندر کے پاس ایک تالاب
اجھر اکر کی مشہور اس تالاب کو راجہ مین کہ خاندان
سورج بنسی سی ہوا ہے اسکا مشہور کرتے ہین مہینے جیت
کنوار مین میلہ ہوتا ہی دس بیس ہزار آدمی عورت
مرد جمع ہوتے ہین بعض بعض کتب سنسکرت سی
معلوم ہوتا ہے کہ راجہ مین کی سات لڑکیان تھین
چنانچہ ساتون لڑکیون نے اپنے اپنے نام سی سات
مندر تیار کروائے منجملہ اونکے یہہ مندر بھی ہے
مندر سیر متو کیہہ بھی مندر بہت پرانا عہد راجہ ہائے

ہند ہے اوسی جگہ ایک مندر دوسرا زمان حال مین
راجہ بھوالا ناتھ ساکن جلال آباد پرگنہ قنوج کا تعمیر
کیا ہوا ہے اور مورت دیبی کی ہے چیت بدی
اشٹمی واساڑہ سودے بور نماشی کو ہر سال بڑا میلہ
ہوتا ہے تین ۳ چالیس ہزار آدمی مرد و عورت جمع ہوتے
ہین زمیداری راجہ اودیت نرائن خلف ہنسی راجہ
جگت نرائن رئیس تروا ہین ہے تخمیناً پانچ چھہ سو
روپیہ سال کی آمد فی چڑہاوے مین آتی ہے راجہ کی
سرکار مین جمع ہوتی ہے مندر پھولمتی یہہ مندر
بھی اگرچہ حال کا ہے الا مورت بھت پرانی اور
مقام بہت خوش اسلوب بنا ہی اس قصبہ کے
مرد و عورت کا ہمیشہ ہجوم و ازدحام پرستش کے
لئے رہتا ہی صادر و وارد بھی مقیم رہتے ہین

مندر چھم کلی یہہ مقام قلعہ راجہ جیچند کے برج جانب
شمال پر واقع ہے مندر تو منہدم ہوگیا ہی الا عورتین ہر مو
ہر قوم پرستش کو جمع ہوتے ہین مندر گوری شنکر
مہادیو یہہ مندر پرانا عہد سلف کا ہی سکنای قنوج
کا پرستش گاہ کنارے ندی کالی کے ہی ایام برسات
مین مقام فضا دیکھائی دیتا ہی زیرہ شوالہ کالی ندی
گنگا شامل ندی ہوکر روان رہتی ہے اب تھوڑے
عرصہ سی لالہ قنوجی لعل کھتری ساکن قنوج نے
کچھہ مکانات قیام مسافران اوس شوالہ کی اندر
پختہ تیار کرای اور گھاٹ پختہ زمان سلف کا تیار کیا
الا وہ بالو ریت سی پٹ گیا ہی اب کوئی ایسا نہین
کہ مٹی یا بالو کھدوا کر گھاٹ کو صاف کروائے
مندر اجی پال یہہ مندر اجی پال بہت پرانہ

عہد راجہ ہای ہند کا ہے بلکہ وہ محلہ بھی نام اجی پال
کر کے مشہور ہے اوس مندر مین شبیہ اجی پال سنگین
ہے اگرچہ سکنای قنوج کا مقولہ ہی کہ اجی پال راجہ قنوج
تھا اوسکی شبیہ ہی مگر تواریخ اجمیر سی معلوم ہوتا ہی کہ
اجی پال جوگی پیر بھی گرو راجہ جیچند والی قنوج و
پرتھی راج والی دہلی دونو کا تھا سوای راجہ ہای مذکور
اور بھی بہت سی مرید اونکی تھے صاحب باطن تھا اور
کشف کرامات بھی رکھتا تھا جب خواجہ معین الدین
چشتی ساکن موضع چشت متعلقہ خراسان کہ سلسلہ
حسب و نسب حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لکھا ہے کہ عہد راجہ پتھورا اجمیر مین آکر کچھہ
کشف کرامات ظاہر کر کے ترغیب قوم ہنود کو مسلمان
ہونے کی کی راجہ پتھورا مطلع ہو کر قیام اجمیر سی مانع ہوا

بہت کچھ کشف اپنا خواجہ صاحب نی دکھلایا جب
راجہ پتھورا نے اجی پال اپنی پیر مرشد کو قنوج سی طلب
کیا بہت روز تک مباحثۂ عملی و علمی و ظہور کشف
کرامات کا طرفین مین ہوا اجی پال بھی صاحب باطن
و مقرب درگاہ صمدیت تھا باجازت اجی پال راجہ
پتھورا نے خواجہ صاحب کو بعد دریافت فقیر صاحب
باطن قیام اجمیر سے ممانعت نکی الا ترغیب و تحریص
دعوت اسلام خواجہ صاحب نی بند کر دیا جو کوئی
بخوشی خاطر و باعتقاد تمام مسلمان ہوتا تھا کرتی رہے
اس دلیل سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مندر اجی پال گورد
راجہ جیچند کا بنوایا ہے قطع نظر اسکی بعد تھی قنوج میں تمام
و نیز آجتک دستور ہے کہ آساڑہ سودی بطور تماشے کو
پرستش اجی پال شیرینی وغیرہ سے ہوتی ہی اوس روز

بڑا میلہ ہوا کرتا ہی اور شاستر اہل ہنود مین لکھا ہی
کہ اساڑھ سودی پورنماشی کا تیوہار ملقب گروپوجہ
مشہور ہے اس روسی بھی یقین ہوتا ہی کہ یہہ شبیہ
اجی پال گرو راجہ جیچند کی ہی بعد انتقال روح مرید
ومعتقدون نے شبیہ اونکی تیار کرکے ایک مندر مین
رکھی جسطرح پر حین حیات مین روز اساڑھ سودی
پورنماشی کو پوجہ کیا کرتے تھے بعد انتقال اونکی شبیہ
یعنی مورت کی کرتے آئی اور ہزارہا مندر و معبد راجہ ہای
ہنداس قنوج مین تھی عملداری اہل اسلام فی بنظر
تعصب مذہبی مسمار و انہدام کرادی جا بجا مقامات
موجود مگر مندر و مورت مفقود ہین پوتھی قنوج معاتم
مین بہت سی مکانات کی نام لکھی ہین کہین کہین
کچھہ اثار ملتا ہی اکثر مکانات معبد عہد اہل اسلام نے

معدوم کرادی میلہ چندن پیر

خواجہ چندن پیر کی درگاہ اس قصبہ مین ہی ۳۵ ایکر زمین موضع اسمعیل پور نور الدین سی معافی اس درگاہ کی ہی میلہ مہینی بیسیاکھ سودی اوّل دوشبنہ کو ہوتا ہے نذر و نیاز چڑہتی ہے ہزار ہا مخلوق جمع ہوتی ہے یہہ روضہ ۹۲۶ھ ہجری عہد بابر بادشاہ مین تیار ہوا اور چندن پیر ہمراہ سید مسعود غازی کہ جنکا مزار بہرائچ مین ہی ولایت عرب سے تشریف لائی تھی واللہ اعلم

رام گہاٹ یہہ گہاٹ اوپر کنارہ کالی ندی سکے پختہ معبد راجہ ہای ہنود نیار ہے اور عورت مرد چھوٹے بڑے اس قصبہ کی صد ہا ہزار ہا آدمی ہر روز اشنان یعنی غسل کو وہان جمع ہوتے ہین مدت تعمیر اس گہاٹ کی معلوم نہین ہوتی عہد عملداری اہل اسلام

مین راجہ مکرندرای قوم کایتھہ عامل قنوج نے ایک نہر
گنگا سے کہ جانب اوتر کالی ندی کے فاصلہ چہار
میل پر ہے کھدوا کر شامل کالی ندی کردی ہی کہ ایام
برسات مین ابتدای اساڈہ لغایت کاتک تک گنگا
شامل کالی ندی ہوکر زیر قنوج بہی ہے باقی سات
مہینے قصبہ قنوج سی فصل گنگا کا چار میل پر رہتا ہے صرف
کالی ندی زیر قنوج روان رہتی ہے مندر راجہ رام چند
موضع مکرندنگر آبادی قنوج کی ایک مندر خام ہے اوسمین
مورت سنگین راجہ رام چند و لچھمن کی قد آدم زمان سلف
کی ہی روایت ہی کہ یہہ دونون مورت ایام برسات
مین کسی کھیت سی نکلین ہین ایسی مورت یعنی شبیہ خوش
اسلوب و خوش قطع کم دیکھنے مین آئی تھوڑی سی ایسی
ملائمیت پائی جاتی ہی کہ جسطرح آدمی کی بدن چھونے سے

ملائمت معلوم ہوتی ہے حویلی میر بنگالی سکنائے
قنوج کی زبانی معلوم ہوا کہ عرصہ قریب سو برس کے ہوا
ایک امیر قوم سادات رسول دار سی موسومہ میر بنگالی
کہ وہ بنگالہ مین پیدا ہوئے تھے اسلئے نام اونکا میر بنگالی
ہوا مگر رئیس قنوج کے تھے نواب بنگالہ کا صوبہ دار بادشاہ
کیطرفسے تھا اوسنے ایک حویلی بہت طول وطویل مثل
قلعہ کے بہ صرف لکھو کھا روپیہ قنوج مین تیار کرائی
آجتک وہ حویلی موجود ہی بہت خوش قطع و نیک
اسلوب ہی مگر اب چند روز سی بہ باعث افلاس ورثا
اونکی کے بمرمت اور قفل پڑا رہتا ہی عمارت اوسکی
اس قصبہ مین مشہور قابل دید نزدیک و دور ہے
مدرسہ قنوج خاص یک مدرسہ حلقہ بندی قنوج
خاص مین ہے مدرس ناگری و اردو کا ہوتا ہے

زاید سو سو اسی طلباء روزانہ درس پاتی ہین چنانچہ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر و نیز صاحب انسپکٹر بہادر مدارس اس مدرسہ کی تعریف مین ارقام فرماتے ہین کہ یہہ مدرسہ ممالک مغربی و شمالی کے جملہ مدارس حلقہ بندی و تحصیلی مین درجہ اوّل کا ہی اور اس مدرسہ مین تین شخص تعلیم کرتے ہین نہایت ذوفنون اور ہوشیار مدرس اوّل پنڈت بسوپر جیلی و پنڈت کنہئالال نائب مدرس و سید قربان علی نائب مدرس اردو ساکن قنوج ہین دوسرا مدرسہ تحصیلی سرا ایمیران مین ہی کہ قریب ستر طلباء کے پڑہتی ہین ان دونون مدرسونکی تعلیم بہت اچھی ہے بلکہ مدارس ممالک مغربی و شمالی مین منتخب ہین اور طلباء برابر انعام پاتے ہین ٭

پاتشغا لا ایک پاتشالا عمدہ عملداری اہل اسلام

سی علم سنسکرت کا پنڈت ماکھن لال باپ پنڈت ہر شنکر
و پنڈت رام چندر کے یہان جاری ہے علم بیاکرن وغیرہ
طلباء کو درس دیتے ہین صدہا پنڈت اس پاٹشالا کی
بدولت پنڈت ہو گئے ایک موضع بھی واسطی خرچ
پاٹشالا کے سرکار سے معاف ہی مدرسہ علم صرف و نحو
ایک مدرسہ علم صرف و نحو فارسی کا عہد عملداری اہل
اسلام سے اوپر مکان مولانا عبدالباسط صاحب
کہ بڑے بزرگ کامل جداعلیٰ قاضی صاحب قنوج کے تھے
سے متعلق ہی وہان تعلیم صرف و نحو فارسی کی ہوتی ہے
اس مدرسہ کی بدولت صدہا لوگ عالم ہو گئے اور واسطی
خرچ اس مدرسہ کے کچھ سرکار سی معافی ہی سرای خام
ایک سرای خام واسطی قیام مسافران کے عہد سلف
کے ہی بے مرمت ہو گئی تھی بعد غدر صاحب کلکٹر بہادر

نے ازسر نو مرمت کرادی ہے اب دو چار بھٹیارے
بھی رہتی ہین مسافر وارد کو بھی آرام ملتا ہے حویلی مرہٹہ
قنوج مین یہہ حویلی بھی مشہور ہے آخر آخر عہد سلطنت
اہل اسلام جب تسلط چند روزہ مرہٹون کا ہندوستان
مین ہوا قنوج پر بھی حکمران رہے اوسی عہد مین یہہ
حویلی امیرانہ واسطے قیام حکام تیار ہوئی تھی عمارت
اوسکی بہت وسیع و سنگین ہے عہد عملداری صاحبان
انگریز بہادر دخل سرکار مین رہی اور کچہری تحصیلداری
ہوتی تھی اب چند روز سے کچہری تحصیلداری مقام
سرائمیران سڑک پختہ پر تیار ہوئی ہے تب سرکار
ابد مدار نے حویلی مذکور کو نیلام کیا کسی مہاجن فرخ آباد
نے خرید کر کے ایک برہمن پنڈت کو دیدی ؎
حویلی تنبولی والی عہد عملداری اہل اسلام مین

ایک تنبولی کو باعث قربت و منزلت سرکارات
حاکم عہد ثروت حاصل ہوئے اونہی یہہ حویلی پختہ بہت
عمدہ کہ عمارت اوسکی لائق دید ہی تیار کرائی اب بے
مرمت پڑی ہے میان گنج قصبہ قنوج سی تخمیناً پانچ
میل پورب کنارہ کالی ندی یہہ گاؤن واقع ہی میان
الماس علیخان ناظم نواب اودہ نے آباد کرایا اوسجگہہ
راجہ بیر چند بخشی سرکار نواب اودہ نے شوالہ و باغ و مسافرخانہ
بہت عمدہ تیار کرایا ہی اور اوسکی پورب ایک بنگلہ انگریزی
عین کنارہ پر ہے و یک ٹھاکر دوارہ پختہ سیتارام مارواڑی
نے تیار کرایا یہہ مقام بھی پر فضا خصوصاً ایام برسات
مین سیرگاہ دل چسپ ہی ایک باغ پختہ معہ مسجد کسی
عمدہ دار میان الماس علیخان نے تیار کرایا ہے
محلہ چھیپٹی ایک مندر چلنی مت بہت عمدہ زمان

حال مین جینی مت والون نے تیار کرایا ہی مہینے بھادون
کی گھیو مین میلہ ہوتا ہی راجگیر متصل موضع میان گنج
سواد قصبہ قنوج مین یہہ موضع ہی عہد راجہ جیچند والی قنوج
آباد دن پیہ سالار اس مقام پر رہتے تھے اب ویران
محض ہے ایک درگاہ خواجہ اخی جمشید صاحب کے
وہان واقع ہے سال مین ایک مرتبہ میلہ عرس کا ہوتا ہے
روضہ پر یہہ عبارت کندہ ہے کہ شہر شوال ۷۴۲ ہجری
مین تیار ہوا اس درگاہ کی صرف کیواسطے عہد عملداری
اہل اسلام کے موضع راجگیر اور ایک موضع اور معاف
تھا اب تحقیقات قانون دوم ۱۸۱۹ء کی رو سے معافی
ضبط ہوکر خادمان درگاہ کے نام بندوبست زمیداررانہ
ہوگیا صرف للعہ گہ زمین موسومہ چک رانی موضع
میر گانوان مین واسطے صرف درگاہ کے معاف ہی

خادمان درگاہ جو زیارت کو جاتا ہے اگر ایک روپیہ چڑھایا
تو ایک پگڑی چار یا پانچ گز کی سپید بطور تبرکاً دیتے ہین
تالاب موضع رنکالہ مین عین سڑک اعظم پر تخمیناً
دو سو برس کا ایک تالاب پختہ خورد کسی بقال اگروالہ
نے تیار کرایا تھا اب بی مرمت پڑا ہے اگر سرکار سے مرمت
ہو جاے تو مسافر آیندہ و روندہ کو مقام آسایش و آرام
متصور ہے **کوا راجہ بل** اوسی موضع مین ایک کُوا
بہت پرانا ہی لوگ کہتے ہین کہ راجہ بل کا بنایا ہوا ہے
مگر مرمت شکست و ریخیت ہوتی آئی ہے مہینے بھادون
مین میلا اشنان کا اوسکی ہوتا ہی **میران سراے**
موضع محمد آباد عرف میران سرای قنوج سے دو میل پر
واقع ہی عہد عالمگیر اورنگ زیب مین سید محمد استاد
بادشاہ نے ایک سراے پختہ وسیع کہ ہزار بارہ سو

مسافر بخوبی آسائش پاوین ۹۴ سنہ ہجری مین تیار
کرائی اب سرائے میران سے نام سی مشہور ہے دروازہ
سرائے پر یہ تاریخ کندہ ہے ور دولت اورنگ
شہ عالمگیر تعمیر شدہ بقعہ فردوس نظیر اندر سنہ ہزار
تسعین و چار شد بے ہمتا محمد آباد کبیر اب محکمہ
جات منصفی و تحصیلداری و اسٹیشن پولیس و اسٹیشن
ڈاکخانہ اس مقام پر مقرر ہے اور ایک روضہ خوش
قطع سید صاحب معہ چار دیواری پختہ تیار ہے
سورج کنڈہ موضع میران سرای کے پچھم ایک تالاب
خام مشہور سورج کنڈہ کے ہی سوای ایام برسات مین
زراعت ہوتی ہے برسات کا کچھہ پانی رہ جاتا ہے
چنانچہ بھادون مین میلہ ہوتا ہی دو چار سو آدمی جمع
ہوتے ہین مکن پور اگرچہ یہہ متعلق پرگنہ بلہور ضلع

کانھ پور سے الّا سوا و قنوج سے ملحق ہے پانچ کوس کا
فاصلہ قنوج سے جانب جنوب ندی ایسن کی سرحد ہے
ایسن پار یعنی اوتر علاقہ قنوج اور اوس پار ندی کے
کانھ پور چنانچہ مکن پور ایسن ندی کے کنارہ پر واقع ہے
روضہ سنگین پختہ عمارت عالی عہد زمان سلطنت
اہل اسلام مزار شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار بہت
رفعت و منزلت کے ساتھہ ہے سال مین دو میلہ عرس
شاہ مدار کے ہوتے ہین ایک ۱۷ رجب المرجب کا
میلہ پندرہ روز رہتا ہے مگر کم ہوتا ہے ماگھہ سودی پنچمین کو
ایک میلہ مہینہ بھر تک رہتا ہے لاکھہ دو لاکھہ آدمی
دور دور مہینون کی راہ سے آتے ہین تجارت پیشہ
ہر قسم کے ہفتہ عشرہ میلہ کے پہلے سے جمع ہوتے ہین
دواب قسم بیل و گھوڑا وغیرہ تخمیناً پچاس ہزار تجارت کو

آتے ہین کوسون تک بازار وداب کے رہتے ہین ؛
اور اسکی دوکان دار کپڑا و بساط خانہ کی دوکانین
کانپور و لکھنؤ و فرخ آباد و آگرہ سب جمع ہوتی ہین
دس پانچ لاکھ روپیہ کا مال اس میلہ مین خرید و فروخت
ہو جاتا ہے اس جوار مین ایسا میلہ کہ بیوپار و تجارت
پیشہ کو منفعت ہو دوسرا نہین گھوڑے ولایتی و دیسی
علی ہذا القیاس مال ہر قسم کے آتے ہین خادمان درگاہ
کے تخمیناً ساڑھے تین سے گھر ہونگے آمدنی درگاہ سرکار کے
اہتمام تحصیلدار کے میلہ تک رہتی ہے بعد میلہ و مجرائے
خرچ حفاظت وغیرہ بقیہ آمدنی خادمان کو تحصیلدار
بحکم سرکار تقسیم کر دیتے ہین **فصل پنجم اشیائے تجارتی**
کہ قنوج مین ہوتی ہے اور دوسرے
شہرون کی بیوپاری لیجاتے ہین ؛

چھینٹ و فرد رضائی و لحاف و پلنگ پوش و بالا پوش
لباس سرمائی اس قصبہ مین بہت عمدہ تیار ہوتا ہے
قبل اسکی تو تخمیناً ایک لاکھ روپیہ کا کپڑا سرمائی تیار ہوکر
دوسری شہرون کو تجار فروخت کو لیجاتے تھی اب کچھ
کم ہے عطر و گلاب عطر گلاب و عطر سوتیا و تیل
بیلہ و چنبیلی و مصالحہ یہان بہت عمدہ تیار ہوتا ہی کھیت
گلاب و پھول بیلہ کے بہت ہین فصل مین پھول
گلاب کا تیس روپیہ لاکھہ تک و پھول بیلہ چار روپیہ
چھہ روپیہ من تک فروخت ہوتا ہی اس قصبہ سی عطر
و گلاب و عطر سوتیا و حنا و تیل بیلہ و چنبیلی لکھوکھا روپیہ
کا تیار ہوکر دوسری مقامات پر فروخت کو جاتا ہے
خصوصاً ایک شخص داعیپوری کی پاس ایک نسخہ
عطر حنا کا ایسا عمدہ ہی غالباً کہ دوسری شخص کی پاس نہوگا

اونکا بھی عطر دور دور جاتا ہی **زمین صندل** اس قصبہ
مین منون تیار ہوتی ہی صندل سپید کا بورا اوتار کر اوسکا
تیل مثل گلاب کھینچکر بہ نرخ اٹھارہ روپیہ عہ سیر سے
بیس عہ روپیہ سیر تک فروخت کرتے ہین عطر بنانی والے
زمین خرید کرکے اوسپر عطر بناتی ہین صد ہا من صندل
سفید دکھن و پورب سی اس قصبہ مین آتا ہی **چوڑی**
چوڑی ساخت لاکھ اوسپر صنعت کاری نقرئی و طلائی
بہت عمدہ تیار ہوتی ہی چوڑی اکثر مصرف مستورات
مین آتی ہین فی جوڑہ ایک آنہ سی دو روپیہ تک تیار ہوتا ہے
ہزارہا روپیہ کی چوڑی سال مین دوسرے شہرون مین
اور اس قصبہ مین فروخت ہوتی ہین **کاغذ** کاغذ بھی
اس قصبہ مین تیار ہوتا ہی اور اس جوار اور دوسری اضلاع
مین بطور تجارت جاتا ہی کاغذ ہندوستانی اوسط درجہ

کا اچھا ہوتا ہی گنٹا قند اقسام شیرینی سی ایک گنٹا بھی
شیرینی ہے اس قصبہ کے برابر گنٹا دوسری اضلاع مین
نہین ہوتا صاحبان عالیشان انگریز بجا و اکثر پسند
فرماتی ہین غایت سفید مثل قلعی چونہ طول مین دس بارہ انچہ
خوش مزہ عمدہ ضمیر خوشبو تیار ہوتا ہی ــــ اب ادای شکر مورخ
تواریخ ایام کا مقام ہی سپاس گذاری محرر صحایف
صبح اور شام کا ہنگام ہی کہ اوسکی عنایت سی یہہ تواریخ
شاہان قنوج تمام ہوئی بوجہ خوبی حالات لایق پسند
طبایع بدایع حکام ہوئی ہرچند اس کج مقال الکسف الخیال
کشوری لعل منصف قنوج ساکن خجستہ بنیاد الہ آباد
حفظہ اللہ اجمال اتفاقا کہ وہ یہہ طاقت اور لیاقت کہان
تھی کہ راوی روایات رایان سریر آرا و رحاکی حکایات
حاکمان حکومت پیرا ہوسکی الا معہذا بتائید یزدانی

وامداد آسمانی بااین ہمہ ہیچ مدانی بکمال آسانی یہہ کام
متعذر الاانصرام انجام ہوا باعث خوشنودی حکام والا
مقام ہوا ہر چند ترتیب اسکی عبارت مسجّع و مرجز سے
عاری ہی مگر مرتب اردوی سلیس سے سہاری ہی تاریخ
اسکی دیبی دیال وکیل منصفی قنوج متخلص بعابد کی
طبع زاد ہی جسکا مسکن بھی شہر مینوسواد ہی وہ
یہان پر رقم کرتا ہون ٭ اسطرح مرقوم قلم کرتا ہون

تاریخ لکھی یہہ تواریخ منصف نی خوب ٭ رقم جسمین
قنوج کا سب ہی حال ٭ تواریخ ہندی ہی سال
١٢٨٦
عرب نی سیجے ہو کر ہو فزون بے مثال ٭
٥٨٣
وگر صرف لکھی تواریخ ہند تو فضلے عیان ہے
١٢٧٦
بلاقیل وقال ٭ ہوئی جودت طبع سی واہ واہ ٭
رقم خوب یکدم مین یہہ تین سال ٭ دعا ہی یہہ عابد کی

یارب مدام ❊ مصنف رہی خوش بجاہ وجلال ❊ آب
ناظرین سی یہہ رجا ہی بہ ہزار عجز التجا ہی کہ اگر کہین خطا
پائین تو اوسی اصلاح سی دور فرمائین یا کرین
اصلاح بکرم ہر خطا او در ❊ مجہی فرمائین لطف اپنی کا مشکور
دلائین بس اب ختم کلام کر کتاب کو اشعار دعائیہ پر
تمام کرا ابیات اب بہی اپنی دعا خالق سی ہے ❊
روز و شب یہہ التجا خالق سی ہے ❊ یہہ صحیفہ تا قیام روزگار
بس رہی دنیا مین مجہسی یادگار ❊ طالبانِ علم کو مطلوب ہو ❊
حاکمان وقت کو مرغوب ہو ❊ جو کرے اس گلشن
تازہ کی سیر ❊ وہ رہے عالم مین روز و شب بخیر

تمت

خاتمۂ طبع ریختۂ خامۂ ناشر لاثانی منشی انوار حسین تسلیم سہسوانی

ستایش و نیایش اوس بادشاہ حقیقی کو زیبا ہی کہ جسکے قلمرو قدرت میں ارض سے
تا سما ہی رب العالمین ہی احکم الحاکمین ہے روز حشر بادشاہ سے تا فقیر طفل تا پیر
اپنے اپنے اعمال کا حساب دینگے جیسا جیسا کیا ہی ویسا ویسا اوسکی پاداش لینگے
اسکے بعد تسلیم سہسوانی گذارش کرتا ہی نگارش مطلب یہ دل دہی کرتا ہی آن خجستہ ایام
فرخندہ فرجام میں شوکت اقبال شکوہ رفعت وقار اوج جناب منشی کشوری لال صاحب
قوم کایستھ متوطن بلدہ الہ آباد منصف قنوج نے تاریخ قنوج مصنفہ و مولفہ کل اپنی مطبع
فیض منبع علم مطلع عالم مرجع رشک مطابع روزگار اودھ اخبار میں بغرض
طبع عنایت فرمائی مطبع کی عزت و آبرو ایک سے سو درجہ پر بڑھائی
چنانچہ ہمارے مربی وقت غمخوار کافہ انام ہمین خواہش لیالی و ہمین
آرزوی ایام صاحب حوصلہ صاحب علم شان تحمل عمدگی حلم
موجد قدردانی موسس مہربانی مستجمع محاسن و مکارم منشی نولکشور
صاحب مطبع نے بحکم مثل مشہور کہ ہم خرما و ہم ثواب کمال مسرت کے ساتھ

چھپوائی معلی جناب مصنف منصف مزاج کے نام نیک کی بنیاد جالی خوبی کتاب ملاحظہ سے پیدا ہی کچھ مخفی نہین ہویدا ہے نہایت مرتبہ پر درست وراست بیان ہے غایت درجہ پر شستہ ورفتہ زبان ہے داد دہی وقائع نگاری کی دستاویز ہے خوش گفتاری کی چلتو ونسے مایا ہے دریا کو کٹھی مین بند کیا ہے ہوا کو مہینے اپریل ۱۸۷۱ء مطابق محرم ۱۲۸۸ ہجری مین طبع ہوئی اور اپنی خوبیون سے صغیر وکبیر کو پسند طبع ہوئی

تاریخ

عجب طبع تاریخ کا رنگ ہے	شگفتہ ہوئی خاطر مضمحل
دم فکر تاریخ آئی صدا	چھپی ہی یہ تاریخ مفتون دل
	۱۸۷۱ عیسوی